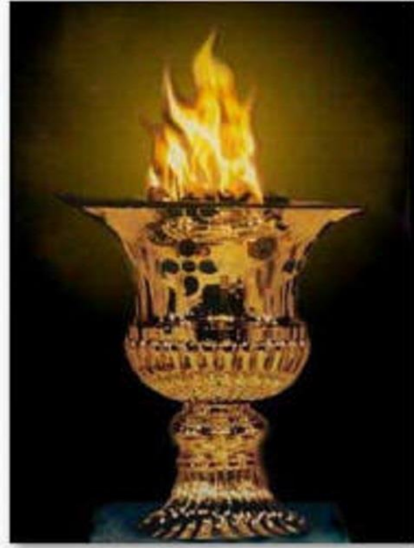
اردا ویراف نامہ



مترجم :خالد تھتھال (اوسلو، ناروے)
پاکستانی فری تھنکرز کی پیشکس

فہرست

تعارف

تاریخی اعتبار سے زرتشتیت دنیا کا پہلا توحیدی مذہب ہے۔
اگرچہ زرتشتیت کے آغاز کےصحیح وقت کا تعین اور اس
کے متعلق قاطع انداز میں کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ
اس مذہب کا آغاز کب ہوا لیکن اس کا ذکر سب سے
پہلےہخامنشی بادشاہوں کے زمانے میں ملتا تھا۔ اسی سلسلہ
کے بادشاہ داریوش اوّل کے زمانے میں دربار میں زرتشتی
موبد موجود تھے، اور کچھ لوگوں کے بقول یہ بادشاہ
زرتشتی تھا۔ داریوش اوّل کے بعد کے ہخامنشی بادشاہوں کا
خدا آہور مزدا تھا ۔ انہیں کے زمانے میں ایزد کے نام سے
مہینوں کے نام رکھے گئے ۔ مسجد سلیمان نامی شہر میں
موجود آتشکدہ جاویدان ساتویں صدی قبل مسیح میں تعمیر ہوا
تھا۔
یونانی مورخین کے بقول آہور مزدا کے علاوہ مختلف خداؤں
اور فطرت کی قوتوں کی بھی پوجا بھی ہوتی تھی۔ لیکن آہور
مزدا کے ساتھ قدیم مذاہب بھی کسی نہ کسی طور پر موجود
رہے۔ ایزدی مذہب اور متھرا مت بھی موجود تھے اور اناہتا
دیوی کی پرستش بھی ہوا کرتی تھی۔
پارتھیوں، جنہیں اشکالی بھی کہا جاتا ہےکے زمانے میں
زرتشی مذہب کی تجدید ہوئی، ایزدان کے نام سے سکے
ڈھالے گئے اور آتشکدوں کی تعمیر ہوئی۔ ان میں خراسان
کے نزدیک ریوند نامی پہاڑ میں تعمیر شدہ آذر برزینمہر کو

بہت اہمیت حاصل تھی۔ داریوش سوم کے زمانے میں سکندر مقدونی نے پارتھیوں کے شہنشاہ داریوش سوم کو شکست دی اور اُس کے دارالحکومت تخت جمشید کو تباہ کر دیا گیا۔بادشاہ کا محل بھی تباہ ہوا، اور سرکاری لائبریری بھی تباہ ہوئی جس کے نتیجے میں وہاں موجود تمام کتابیں اور دستاویزات تلف ہو گئیں۔ اس تباہی کی کہانی یا گواہی خشایارشا کے کھنڈرات دیتے ہیں۔

سکندر اعظم کےحملے اور موبدوں کے قتل کے بعد یہ مذہب تھوڑی دیر کے لئے بجھ گیا۔ کیونکہ اس وقت زیادہ تر مذہبی کام موبدوں کو زبانی یاد کروایا جاتا تھا، اور یہ موبد زرتشیت کی چلتی پھرتی زندہ کتابیں تھے۔ ۔ ان کے قتل کے نتیجے میں زرتشیت کی بہت سی قدیم کتابیں تباہ یا ختم کردی گئیں جس کا ذکر دینکارد اور اردا ویراف نامہ میں ملتا ہے کہ سکندر نے سرکاری آرکائیو کو تباہ کر دیا، کتابیں جلا دیں اور موبدوں، منصفوں اور دانا لوگوں کو قتل کر دیا۔اسی وجہ سے زرتشتی ہمیشہ سکندر پر لعنت بھیجتے ہیں۔

سکندر کی ایران میں تباہی کے بعدساسانی دور خصوصی طور پر اردشیر بابکان کے زمانے میں زرتشتیت کو دوبارہ عروج حاصل ہوتا ہے۔ اسے سرکاری مذہب تسلیم کیا گیا، جس سے زرتشیوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا۔اوستا کو دوبارہ جمع کر کے لکھا گیا۔ ساسانی دور میں آذر بائیجان کے علاقے میں اس قدر آتشکدے تعمیر ہوئے کہ اس علاقے کا نام آذر بادکان پڑ گیا۔اس دور میں آذر بائیجان میں تعمیر شدہ آذر

گشنسب نامی آتشکدے کو بہت اہمیت حاصل ہوا۔ ساسانی بادشاہ ہر فتح کے بعد اسی آتشکدے میں چڑھاوے چڑھاتے تھے۔ ساسانی دور میں ہی مانی نام پیغمبر کا ظہور ہوا جس نے زرتشتیت اور عیسائیت کے مرکب سے ایک نئے مذہب کا آغاز کیا۔ جو اگرچہ بہت تیزی سے پھیلا لیکن اسے ساسانی بادشاہوں اور دستوروں کی بہت مخالفت کا سامنا ہوا۔
انوشیروان کے زمانے میں اوستا کو پہلوی زبان میں لکھا گیا۔
سکندر کے بعد گو ساسانی دور میں زرتشیت کو عروج نصیب ہوتا ہے لیکن عرب سے ایک صحرائی آندھی اٹھی اور زرتشیت کو پھر انہی حالات کا سامنا ہوا جو سکندر کے حملے کے وقت ہوا تھا۔ نہاوند کی مقام پر یزدگرد سوم کی فوجوں کو فیصلہ کن شکست ہوئی جس کے نتیجے میں ہر قسم کی لوٹ مار، غلامی ، جزیہ کے نفاذ کی وجہ سے کافی آبادی انڈیا کے شہر گجرات کو منتقل ہو گئی اور وہیں اپنی مقدس آگ کو آتش بہرام کے نام سے روشن کیا۔ زرتشتیوں کے اسی گروہ کے نتیجے میں بھارت میں پارسی برادری کی تشکیل ہوئی۔۔ عربوں کے حملوں کے نتیجے میں بھی علم و فضل کو تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ سعد بن وقاص نے فتح ایران کے بعد مدائن کے کتب خانے کی صدیوں پرانی تمام کتابیں تلف کر دیں۔
” جب اسلام کا ظہور ہوا اور مسلمانوں نے جا کر ایران فتح کیا تب بھی وہاں بہت سی کتابیں پائی گئیں۔ اور سعد بن ابووقاص نے خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب کو لکھا کہ ان

کتابوں کا کیا کیا جائے؟ کیا ان کا مسلمانوں کو بانٹنامناسب ہے؟۔ آپ نے جواب میں لکھاکہ ان کتابوں کو دریا میں ڈال دو کیونکہ اگر یہ کتابیں رشد و ہدایت سے بھرپور ہیں تو ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس قرأن مجید موجود ہے اور اگر ان کتابوں میں ضلالت و گمراہی موجود ہے تو انہیں دریا میں ڈال دینا مناسب ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اس لیے پارسیوں کے علوم ہم تک نہیں پہنچے"۔ (مقدمہ ابن خلدون)

زرتشتیت ایک قدیم آریائی مذہب ہے، جس کا ظہور 1500 قبل مسیح فارس میں ہواتھا۔ لیکن اس مذہب کا اصل نام مزدیسنا ہے۔مزدیسنا ایک مرکب لفظ ہے ، (مزد۔یسنا) مزد سے مراد خدائےدانا اور یسنا پرستش کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، یوں مزدیسنا سے مراد آہور مزدا کی پرستش کرنے والے ہیں۔ اور مزدا کے ماننے والے مزدیسنی کہلاتے ہیں۔ آہور کا مطلب " آقا "ہے۔ مزدَیَسنا کا لفظ دیویَسنا کا الٹ ہے جس کا مطلب دیو یعنی شیطان کی پرستش کرنے والے ہیں۔ مزدیسنا اپنے پیغمبراشو زرتشت اسپنتمان کے نام کی مناسبت سے زرتشتی کے طور پر جانے جاتے ہیں ۔

اس مذہب کی بنیاد زرتشت نے 1000 سے 1500 قبل مسیح میں رکھی۔ زرتشت نے گاتھا میں لکھا ہے کہ مغوں کے قدیم مذہب میں جو توہمات شامل ہو گئے تھے ،انہیں پاک کیا جائے۔چنانچہ زرتشت نے قدیم آریائی عقائد کی تدوین اور اس پر نظر ثانی کی، آہستہ آہستہ انہیں اسے اپنے مذہب کے

پیروکار مل گئے جو بعد میں مزدیسنی یا زرتشتی کہلائے۔
مزدیسنی توحید پرست ہیں یعنی ان کے عقائد کا سرچشمہ
توحید پرستی ہے۔
زرتشتیوں کی ایک اور مقدس کتاب گاتھا ئیں ہیں جس میں
زرتشت کی الفاظ درج ہیں زرتشتی توحید پرست یعنی خدائے
بزرگ آہور مزدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے اچھائی کے
نمائندے کے طور پر سمجھتے ہیں ، اس کے مقابلے میں وہ
تمام شر کو اہرمن سے منسوب کرتے ہیں۔ اہورمزدا اور
اہرمن دونوں ہمیشہ سے موجود تھے، اہرمن کو اوستائی زبان
میں انگرہ مَینیو کہا جاتا ہے۔اور اہور مزدا کا نام امشا سپند
ہے۔ زرتشت مذہب کی علامت آگ کا پیالہ ہے جسے مہر
کہتے ہیں۔

اہورا مزدا(یزداں) خالق اعلیٰ اور روح حق و صداقت ہے اور
جسے نیک روحوں کی امداد و اعانت حاصل ہے۔ اور
دوسری اہرمن جو بدی، جھوٹ اور تباہی کی طاقت ہے ۔ اس
کی مدد بد روحیں کرتی ہیں۔ ان دونوں طاقتوں یا خداؤں کی
ازل سے کشمکش چلی آرہی ہے اور ابد تک جاری رہے گی ۔
جب اہورا مزدا کا پلہ بھاری ہو جاتا ہے تو دنیا امن و سکون
اور خوشحالی کا گہوارہ بن جاتی ہے اور جب اہرمن غالب
آجاتا ہے تو دنیا فسق و فجور ، گناہ و عصیاں اور اس کے
نتیجے میں آفات ارضی و سماوی کا شکار ہو جاتی ہے۔
فرشتے اصل میں آہور مزدا کے اوصاف ہیں جو اہم ترین

فرشتوں کی صورت میں موجود ہیں جنہیں امیش سپندان کہا جاتا ہے، آہور نے انہیں بنایا ہے اور اُس کی تخلیق کی ہوئی چھ چیزوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔
وہمن جسے بہمن بھی کہا جاتا ہے: سب سے مقرب فرشتہ ہے، یہی وہ فرشتہ ہے جس کے ذریعے آہور مزدا اپنا پیغام پیغمبروں کو پہنچاتا ہے۔ آہور مزدا کے دائیں جانب بیٹھتا ہے، خالق کی نورانی تجلی کے مظہر کی علامت ہے، اس کا تعلق نیک پندار سے ہے لہذا انسان کے دلوں میں اچھے خیالات پیدا کرتا ہے، موت کے بعد انسانوں کا استقبال کرتا ہے اور جنت کی طرف ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ مفیدجانوروں کا نگہبان ہے
اردی بہشت: جسے اشہ وہشت بھی کہا جاتا ہے: آگ، روشنی اور تجلیات کا موکل ہے۔ روشنی خواہ کسی قسم کی ہو وہی پھیلاتا ہے۔ دنیا میں نظم اور خدائی قانون برقرار رکھتا ہے۔ عبادات پر نظر رکھتا ہے اور جن سے یہ خوش نہ ہو، وہ بہشت کے حقدار نہیں ٹھہرتے۔ صرف دنیا میں ہی نظم برقرار نہیں رکھتا بلکہ دوسرے جہان یعنی دوزخ و جنت میں بھی نظم برقرار رکھنے اسی ذمہ داری ہے۔ اور اس بات کا دھیان رکھتا ہے کہ دوزخیوں کو پہرے دار گناہوں سے زیادہ سزا نہ دیں۔ اس جہان میں آگ کے ذریعے اپنی نمائندگی کرتا ہے یعنی آگ کا نگہبان فرشتہ ہے۔
خشترہ ویریہ جسے شہر یور بھی کہا جاتا ہے، خالق کی طاقت ، عظمت ، غلبہ اور طاقت کامظہر ہے۔ غریبوں اور

مسکینوں کی حالت زار پر نظر رکھنا اور برائی پر قابو پانا اس کی کام ہے۔ آخرت کے روز پگھلی ہوئی دھات سے سب انسانوں کی جانچ کرے گا۔مہربانی اور جوانمردی کا فرشتہ ہونے کے علاوہ دھاتوں کا نگہبان فرشتہ ہے۔
سپند آرمیتی: جسے اسفند بھی کہا جاتا ہے: اخلاص، پاکبازی ومقدس رواداری کی نمائندہ ہے۔ یہ ایک نسائی علامت ہے، اور آہور مزدا کے بائیں طرف بیٹھتی ہے۔ زمین پر جانوروں کو چارہ مہیا کرتی ہے۔ جب لوگ زمین پر اچھے کام کرتے ہیں، مویشی پالتے ہیں، یا نیک اولاد پیدا کرتے ہیں تو یہ بہت خوش ہوتی ہے لیکن جب مرد اور عورتیں زمین پر برے کام کرتے ہیں یا چوری کرتے ہیں تو سپندارمذ بہت دکھی ہوتی ہے۔ زمین کی نگہبان ہے۔
خُرداد: کاملیت، کلیت، کمال اور انسانوں کی نجات کا مظہر ہے۔ اہرمن فوہروں کی مدد سے جب پانی کو اوپر لے جاتا ہے تو خرداد انہیں بارش کی صورت میں نیچے لے آتا ہےاور اس جہان میں بارش برساتا ہے تاکہ ہریالی اور شادابی رہے۔
اَمرداد: موت، نجات ، جاودانیت اور دوسری تجلیوں کا مظہر ہے۔ سبزہ اُگاتا ہے اوراس کی حفاظت کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے ہریالی ختم نہ ہو ۔ بھیڑوں کو چرانے کے لیے پودے کاٹے جاتے ہیں تو امرداد کوشش کرتا ہے کہ پودے ختم نہ ہو جائیں۔ بھیڑوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے ۔ پانی اور نباتات کا نگہبان ہے۔ اس کے مددگار رشن، اشتاد اور

زامیاد فرشتے ہیں
زرتشتی مذہب میں اہم ترین نام سروش کا ہے، جس کے معنی اطاعت یا نظم و ضبط ہے۔ سروش کسی نہ کسی شکل میں ہر مذہب میں موجود ہے۔ اسے دوسروں فرشتوں پر فوقیت حاصل ہےجب خدا کی مناجات پڑھی جاتی ہیں تو یہ انہیں آسمانوں کی طرف منتقل کرتا ہے۔ مناجات میں برائی کی طاقتوں کو ختم کرنے کی بھی خواہش کی جاتی ہے، اس لیے شروش ایک بہترین جنگو کی مانند ذہین اور مسلح ہے۔ اور اپنے ہتھیار کی ایک ہی ضرب سے برائی کا سر کچل دیتا ہے۔ سروش رات کے وقت دنیا میں برائی کی تلاش میں نکلتا ہے۔ سروش کا جسم بھی ہے۔ سروش مرنے والوں کی روحوں کو دوسرے جہان میں خوش آمدید کہنے کے علاوہ اُن کی دیکھ بھال کرتا ہے۔لوگوں کو سزا و جزا سنانا اسی کا کام ہے، لوگوں کو جنت تک پہنچاتا ہے۔ سروش ہی آسمانوں کی سیر کے دوران ویراف کی راہنمائی کر تا ہے۔
زرتشتی دو جہانوں کے قائل ہیں، ایک موجود سفلی دنیا اور ایک موت کے بعد علوی دنیا۔موت کے بعد اپنے اعمال کے نتیجے میں بہشت و دوزخ میں لوگوں کو جگہ ملے گی۔ سفلی دنیا میں موجود راحت اور فرحت کامقابلہ بہشت میں موجود راحت و فرحت سے نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں لوگ نہ بوڑھے ہوں گے اور نہ بیمار۔

دوزخ میں بدکار جائیں گے جنہیں سزا دینے کے لیے آگ اور

برف دونوں سے کام لیا جائے گا۔ انہیں اژدہے ڈسیں گے اور مختلف النوع گناہوں کی سزا بھی اُن کے گناہوں کی مناسب سے دی جائے گی۔

زرتشتی مذہب کے تین بنیادی اصول ہیں۔ہُوَمَت (اندیشہ نیک یعنی اچھی سوچیں)، ہُوَخت (گفتار نیک یعنی اچھی باتیں)، اور ہُورَشت (کردار نیک یعنی نیک اعمال)، ان کا اُلٹ اندیشہ بد، گفتار بد اور کردار بد ہیں ۔ ان احکام یعنی اندیشہ نیک، گفتار نیک اور کردار نیک کا اردا ویراف نامہ میں بار بار استعمال ان کی اہمیت اور فضیلت کی دلیل ہے اوریوں انہیں ہی نیکی اور اچھائی کی اساس ٹھہرایا گیا ہے۔ اچھی سوچیں انسان میں اچھی باتیں کرنے اور اچھے اعمال پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ جس سے نہ صرف ان اوصاف کے مالک کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ دوسرے انسان اور پورا معاشرہ کی آسائشیں اور رفاہ ان سے وابستہ ہے۔ اوستا میں بھی ان اوصاف کے حامل لوگوں کے لیے بہشت میں جگہیں مخصوص ہیں۔ پہلوی زبان میں لکھی گئی مینو خرد نامی کتاب کے پچاسیوں باب میں ہومت گاہ (نیک سوچوں کی جگہ)ہوخت گاہ (نیک باتوں کی جگہ)اور ہورشت گاہ (نیک اعمال کی جگہ) کا ذکر موجود ہیں۔ اردا ویراف نامہ کے مطابق پہلے طبقے یعنی نیک سوچوں کے مالک کُرّہ ستارگان، دوسرے طبقے یعنی نیک گفتار کے مالک فلک ماہتاب اور تیسرے طبقے یعنی اچھے اعمال کے مالک بلند ترین مقام سے چمکیں گے۔

اہورا مزدا کے لیے آگ کو بطور علامت استعمال کیا جاتا ہے کہ کیوں کہ یہ ایک پاک و طاہر شے ہے اور دوسری چیزوں کو بھی پاک و طاہر کرتی ہے۔ پارسیوں کے معبدوں اور مکانوں میں ہر وقت آگ روشن رہتی ہے غالباً اسی لیے انہیں آتش پرست سمجھ لیا گیا ۔ عرب انھیں مجوسی کہتے تھے۔
زرتشتیوں کے بقول کیومرث انسانوں کا باوا آدم ہے، اُس کے خون سے میشہ نامی مرد اور میشانہ نامی عورت بنی۔انہوں نے شادی کر لی انہی سے نسل انسانی کا آگےبڑھی ۔اسی لیےزرتشتی آج بھی بہن و بھائی کی شادی کو جائز سمجھتے ہیں۔
دساتیر کے مطابق آہورا مزدا کے اوصاف کچھ یوں ہیں۔دساتیر کے مطابق خدا کی صفات کچھ یوں ہیں۔ وہ ایک ہے۔ اُس کا کوئی ہمسر نہیں۔ اُس کا آغاز ہے اور نہ ہی انجام۔ موجود فی الخارج کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں ہے۔ نہ کوئی نہ اُس کا کوئی باپ نہ ماں نہ بیوی۔ نہ اولاد۔نہ وہ کسی جا و سمت کامقید۔ نہ اُس کا کوئی جسم نہ رنگ و بو۔ نہ اُس کو آرام کی حاجت۔ نہ اُس کے حواس اور نہ اُس کے قواء۔ اور نہ وہ بے جسم اور بے شکل ہے۔ وہ ایک مقدس نور ہے۔ نہ آنکھ اُس کا احاطہ کر سکتی ہے اور نہ فکری قوت اسے تصور میں لا سکتی ہے۔ وہ اُن سب سے بڑھ کر ہے جس کے متعلق ہم سوچ سکتے ہیں۔زندہ و دانا و توانا و بے نیاز ۔ داد گر۔ خبردار۔سمیع و علیم۔ اُس کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں۔

گزشتہ، موجودہ و آئندہ کا حال اُس پر ہر وقت روشن ہے۔ نہ وہ کسی کا بدخواہ۔ نہ وہ کسی سے بدی کرے گا۔ جو کچھ اُس نے کیا اور کرے گا وہ خوب ہو گا۔ آسمان و فرشتگان ، دنیا و مافیہا کا خالق وہی ہے۔ وہی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ ہم سے زیادہ ہمارے نزدیک ہے۔ اگر ہمیں قرأن کی سورت اخلاص کو پڑھیں تو ہمیں اس سورت پر آہور مزدا کی پرچھائیں صاف نظر آتی ہے۔

زرتشتیوں کی مقدس کتابیں اوستا اور دساتیر ہیں۔ ان کے بھی کئی حصے ہیں جیسے اوستا اور اوستا خوردہ۔ عموماََ زند (ژند) اوستا کا لفظ اکٹھا استعمال کیا جاتا ہے جب کہ یہ دو کتابیں ہیں ۔ زند اوستا کی زند یعنی تفسیر ہے، زند کی شرح کو پازند کہتے ہیں۔ دوسری اہم کتاب گاتھا ہے ، جو پانچ حصوں میں تقسیم کی گئی ہے اس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس میں درج مناجات زرتشت کی لکھی ہوئی ہیں۔اس کے علاوہ دساتیر بھی موجود ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ مذہبی تعلیمات سولویں یا سترہویں صدر میں ہندوستان سے تعلق رکھنے والے پارسی عالم آذر کیوان نے مرتب کی ہیں۔
زرتشت کا زمانہ 1000 سے 1500 قبل مسیح بتایا جاتا ہے، لیکن جگہ پیدائش کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ شہرستانی کے بقول زرتشت کا باپ آذر بائیجان سے تھا اور اُس کی ماں ایرانی شہر رے سے تھی۔ عربوں کے بقول

بھی وہ آذر بائیجان میں پیدا ہوا۔ زرتشت کو آذربائیجان میں مخالفت کا سامنا ہوا چنانچہ وہ آذربائیجان چھوڑ کر چلا گیا۔ اُس کی موت سے ذرا پہلے اُس کی تعلیمات کو پذیرائی نصیب ہوئی اور ساسانی دور کے اردشیر بابکان کے زمانے میں زرتشیت سرکاری مذہب قرار پایا۔
طبری اور دیگر عرب روایات کے مطابق زرتشت یرمیاہ نبی کا شاگرد تھا۔ جب کہ یہودی روایات کے مطابق یہ ابراہیم تھا جسے زرتشت کا نام دیا گیا ہے، شاید اس دعوے کی وجہ یہ ہو کہ زرتشت کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ اُسےبچپن مارنے کی بہت زیادہ کوششیں کی گئیں جن میں آگ میں پھینکا جانا بھی شامل ہے لیکن آگ اُسے نہ جلا سکی۔

اشو زرتشت وہ پہلا انسان تھا جس نے توحید کا تصور پیش کیا۔ جنت، دوزخ، روز قیامت، حتی کہ فرشتوں اور شیطان جیسے تصورات ، بعد کی زرتشت اور ادبی تعلیمات کا حصہ ہیں۔اعراف کا تصور بھی زرتشتیت میں پایا جاتا ہے جسے ہمیستگان کہا جاتا ہے۔ یہاں جانے والے لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں ۔ وحی کا تصور بھی کسی حد تک موجود ہے۔زرتشتی عقیدے کے مطابق زرتشت کی عمر جب تیس سال ہو گئی اور وہ سو رہا تھا تو بہمن فرشتہ آیا اور اُسے آہور مزدا کے سامنے پیش کیا، جس نے زرتشت کو کہا کہ وہ اوروں کو جگانے کے لیے جاگے اور اٹھانے کے لیے اٹھے۔ زرتشتی عقائد نے بہت زیادہ مذاہب کو متاثر

کیا ہے۔ اس عقیدے کے کئی تصورات دوسرے مذاہب نے مستعار لیے ہیں۔
” یہودیوں نے خدا اور شیطان کے اِلہٰیاتی دوئی بابل کی اسیری کے دوران میں مجوسیوں سے لی تھی۔ اس سے پہلے وہ شیطان کے تصور سے ناآشنا تھے۔ یہودیوں کے واسطے سے جنت، دوزخ، پل صراط، برزخ، عذاب و ثواب، مسیحا، حوروں اور فرشتوں کے تصورات عیسائیت اور اسلام میں نفوذ کر گئے“۔
علی عباس جلالپوری، روایت تمدن قدیم، باب، ایران
اوستا کے مطابق مرنے کے چوتھے روز انسان کی روح اُس کے جسم سے جدا ہوتی ہے ۔ اور تب انسان کے اعمال اُس کے سامنے آتے ہیں۔ نکو کار انسان کی نیک سوچیں، نیک باتیں اور نیک اعمال ایک خوبصورت کنواری لڑکی کی صورت میں سامنے آ کر اُس کا استقبال کرتے ہیں۔ ہیں، ان تینوں اوصاف کی مدد سے وہ چینوت پل (پل صراط) کو آسانی سے پار کر کے بہشت بریں میں داخلے کے علاوہ آہور مزدا کی بارگاہ میں پیش ہو جاتے ہیں۔ آہور مزدا کی بارگاہ جلال عرش اعظم پر ہے جسے اوستا میں گرونمان کہا گیا ہے۔
جب کہ بدکار لوگوں کی بری سوچیں، بری باتیں، اور برے اعمال ایک بدصورت اور خبیث بڑھیا کی صورت میں ظاہر ہو کر انہیں ڈراتے ہیں۔اور جب یہ گناہگار لوگ چینوت پُل یعنی پُل صراط پر سے گزریں گے تو سب سے پہلے بری

سوچوں والے نیچے اہرمن کی دوزخ میں گر جائیں گے، ان کے بعد بدگفتار کریں گے اور ان کے بعد بد کردار لوگ گریں ۔ چوتھے مرحلے میں یہ لوگ انتہائی تاریک جگہ گر پڑیں گے جو اہرمن کا ٹھکانہ ہے، اس کو "خان و مان دروغ" کا نام دیا گیا ہے۔
زرتشتی عقائد میں بہشت اور دوزخ کی جامع تصویر اردا ویراف نامہ میں ملتی ہے۔بہشت کے لفظ کا ماخذ وہشت ہے۔ جس کا مطلب دنیاؤں میں سے بہترین اور اچھی زندگی ہے۔اوستا میں بہشت کے لیے انگہو وہشت کا لفظ استعمال ہوا ہے، انگہو کو معنی جہان اور زندگی کے ہیں اور وہشت کا معنی بہترین کے ہیں۔ زرتشتی عقائد کے مطابق بہشت کے باسی ہر قسم کی نعمتوں کے حقدار اور ہمیشہ خوش و خرم رہیں گے۔ اور انہیں بہشت میں مکھن، شہد اور مختلف اقسام کے میٹھے پھل ملیں گے اور وہ بہشت میں بہتی میٹھے پانی کی نہروں سے پانی سے لطف اندوز ہوں گے۔
علی عباس جلالپوری کے بقول زرتشتیوں کے عقیدے کے مطابق قیامت سے کچھ پہلے شاہ بہرام آئے گا جو زرتشتیت کا بول بالا کرے گا۔ زرتشتی پانچ نمازیں بھی پڑھتے ہیں ہیں، وضو اور عبادت کے وقت سر کو ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔
ایک بات جو زرتشیت کو ابراہیمی مذاہب سے ممتاز کرتی ہے کہ ابراہیمی مذاہب کے مطابق بدی کی طاقت یعنی شیطان خدا کی تخلیق ہے جب کہ زرتشتی تعلیمات کے مطابق اہرمن بھی آہور مزدا کی طرح ہمیشہ سے موجود ہے۔اُسے آہور

مزدا یا کسی اور نے تخلیق نہیں کیا۔
”ازل میں دو توام طاقتیں تھیں۔ ایک مجسم نیکی اور ایک مجسم بدی۔ ان دونوں سے مل کر ہست و نیست پیدا ہوئے۔ اور ہست خالق خیر ہوا اور نیست خالق شر۔ایک نور ہوا اور دوسری ظلمت۔ انسان ان دونوں میں جس طرف زیادہ راغب ہو جائے گا۔ اُس کی نسبت اُس میں غالب ہو جائے گی۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ انسان ایک وقت میں ان دو متضاد قوتوں کا ہو کر رہے“۔ (یسنا-30)
عربوں نے ایران پر قبضے کے وقت انہیں آتش پرست گردانا ۔ لیکن زرتشتی مذہب کیا تھا اس کے جاننے کے لیے اُس خط و کتابت کا درج کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گا جو عمر بن خطاب اور یزدگرد سوم کے درمیان ہوئی۔ یہ خطوط ایرانی ویب سائٹس پر عام ملتے ہیں۔ ان ویب سائٹس کے مطابق یہ خطوط لندن کے میوزیم میں محفوظ ہیں۔ اس بات کا مکمل امکان ہے کہ یہ خطوط سراسر جعلی ہوں اور لندن میوزیم میں ان کا دعویٰ بھی جھوٹا ہو، لیکن پھر بھی ہمیں ان خطوط سے عربوں اور ایرانی سوچوں سے آگاہی ہوتی ہے۔

عمر بن الخطاب کا ایرانی سلطنت کے شہشاہ یزد گرد سوم کے نام

" یزد گرد: مجھے تمہارا اور تمہاری قوم کا کوئی مستقبل نظر نہیں آ رہا، تا آنکہ تم میری بیعت کر لو۔ ایک وقت تھا کہ تم آدھی دنیا پر حکومت کرتے تھے، لیکن اب کس حال میں پہنچ گئے ہو۔ تمہاری فوجیں ہر محاذ پر شکست کھا چکی ہیں، تمہاری قوم تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے۔ میں تمہیں اپنے آپ کو بچانے کی دعوت دیتا ہوں۔ خدائے واحد کی عبادت کرنا شروع کر دو، خدائے واحد جس نے کائنات کے اندر ہر چیز کو تخلیق کیا۔ ہم تمہارے اور دنیا کے پاس اسی سچے خدا کا پیغام لائے ہیں۔ آگ کی پوجا کرنا بند کر دو، اپنی قوم کو حکم دو کہ آگ کی پوجا بند کرے کیونکہ وہ ایک جھوٹ ہے۔ ہمارے ساتھ مل کر حق میں شامل ہو جاؤ۔ اللہ اکبر کی عبادت کرو، بس وہی سچا خدا اور کائنات کا خالق ہے۔ اللہ کی عبادت کرو، اور اسلام قبول کرو کہ اسی میں تمہاری نجات ہے۔ اپنے کافرانہ اطوار ختم کر دو، جھوٹ کی عبادت بند کر دو، اسلام قبول کرو، اللہ اکبر کو اپنا نجات دہندہ تسلیم کرو۔ یہی ایک واحد طریقہ ہے جس سے تم اپنی جان بچا سکتے ہو اورایرانیوں کیلئے امن بھی حاصل کر سکتے ہو۔ اگر تم عجم کی بھلائی چاہتے ہو تو یہی راستہ اختیار کرو

گے، بیعت کرنا ہی واحد راستہ ہے۔ اللہ اکبر“۔
خلیفۃ المسلمین عمر بن الخطاب۔

شاہوں کے شاہ، فارس اور بعید کے شاہ، کئی ملکوں کے شاہ، فارسی سلطنت کے شاہ، یزدگرد سوم کی جانب سے تازی (عربی) خلیفہ عمر بن خطاب کے نام

" آہور مزدا کے نام، جو حیات و عقل کا خالق ہے تم نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ تم ہمیں اپنے خدا، اللہ اکبر کی راہ پر لانا چاہتے ہو۔ جب کہ تمہیں علم نہیں کہ ہم کون ہیں اور کس کی عبادت کرتے ہیں. یہ بات حیران کن ہے کہ تم عربوں کے حاکم ہو لیکن تمہارا علم صحرا میں گھومنے والے ایک عرب دیہاتی اور صحرائی بدو کی طرح محدود ہے۔ حقیر انسان، تم مجھے خدائے واحد کی عبات کی ہدایت دے رہے ہو جب کہ تمہیں اس بات کا علم تک نہیں کہ ہزاروں سالوں سے ایرانی لوگ خدائے واحد کی عبات کر رہے ہیں، وہ پانچ دفعہ خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ ثقافت و فن سے بھرپور اس ملک میں یہ طریقہ سالوں سے رائج ہے۔ جب ہم نے مہمان نوازی کی روایات اور اچھے کردار کو دنیا میں رائج کیا، جب ہم اپنے ہاتھوں میں >>اچھے خیالات، اچھی گفتار، اور اچھے کردار<< کا پرچم لہرا رہے تھے، اس وقت تمہارے ابا و

اجداد صحرا میں گھومتے تھے اور تمہارے پاس چھپکلیاں کھانے کے سوا کچھ نہ ہوا کرتا تھا۔ اور تم اپنی معصوم بچیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے۔
تازی(عربی) لوگوں کے پاس خدا کی پیدا کردہ مخلوق کیلئے کوئی اخلاقی قدریں نہیں ہیں۔ تم خدا کی مخلوق کے گلے کاٹتے ہو، حتیٰ کہ قیدیوں کو بھی معاف نہیں کرتے، عورتوں کی عصمت دری کرتے ہو، اپنے بیٹیوں کو زندہ دفن کرتے ہو، قافلوں پر حملے کرتے ہو۔ قتل عام کرتے ہو، مردوں اور عورتوں کو اغوا کرتے ہو، ان کی جائیداد پر قبضہ کر لیتے ہو۔ تمہارا دل پتھر کا بنا ہوا ہے۔ ہم ان تمام برائیوں کی مذمت کرتے ہیں جن کا تم ارتکاب کرتے ہو۔
تم ایسی حرکات کے ارتکاب کے بعد ہمیں کس منہ سے خدائی راہ دکھانا چاہ رہے ہو۔ تم مجھے آگ کی عبادت ترک کرنے کا کہہ رہے ہو۔ ہم ایرانیوں کو آگ کی تپش اور سورج کی روشنی میں خالق کی محبت اور قوت دکھائی دیتی ہے۔ آگ اور سورج کی روشنی ہمیں سچائی کی روشنی دکھاتی ہے۔ اور ہمارے دلوں کو خدا سے محبت اور ایک دوسرے سے محبت کا درس دیتی ہے۔ یہ ہمیں ایک دوسرے سے بھلائی کرنا سکھاتی ہے۔ یہ ہمیں روشنی دیتی ہے اور ہمارے دلوں میں مزدا (کی محبت) کا شعلہ جلائے رکھتی ہے۔ ہمارا خدا آہور مزدا ہے اور یہ بہت عجیب بات ہے کہ تم لوگوں نے ابھی ابھی خدا دریافت کیا اور اسے اللہ اکبر کا نام دے دیا ہے۔ لیکن ہم تم جیسے نہیں ہیں۔ ہم اور تم ایک سطح پر نہیں ہیں۔

ہم دوسرے انسانوں کی مدد کرتے ہیں، ہم انسانوں کے درمیان محبت بانٹتے ہیں، ہم پوری دنیا میں بھلائی پھیلاتے ہیں۔ ہم ہزاروں سالوں سے دوسری ثقافتوں کو عزت دیتے ہوئے اپنی ثقافت پھیلا رہے ہیں۔ لیکن تم اللہ کے نام پر دوسروں کی زمین پر حملے کرتے ہو، تم قتل عام کرتے ہو، اور دوسروں کیلئے قحط، غربت اور خوف کی فضا پیدا کرتے ہو۔ تم اس اللہ کے نام سے برائی پھیلاتے ہو، جو ان تمام تباہیوں کا ذمہ دار ہے کیا یہ اللہ ہے جو تمہیں قتل، لوٹ مار اور تباہی کا حکم دیتا ہے؟ کیا تم اللہ کے ماننے والے اس کے نام پر یہ سب کچھ کرتے ہو، یا یہ دونوں کی وجہ سے ہے۔ تم صحرا کی تپش سے اٹھے اور ہماری زرخیز زمینوں کا جلا کر راکھ کر دیا۔ تم اپنی عسکری مہمات اور تلوار کی قوت سے اللہ کی محبت سکھانے نکلے ہو! تم صحرائی وحشی ہو، ہم جیسے ہزاروں سالوں شہروں میں مقیم لوگوں کو تم خدا کی محبت سکھانے نکلے ہو! ہم ہزاروں سال پرانی طاقتور ثقافت کے امین ہیں جو ہماری طاقت کا سرچشمہ ہے۔

مجھے بتاؤ کہ اللہ اکبر کے نام سے شروع کرنے والی جنگی مہمات، بربریت، قتل اور لوٹ مار سے تم نے مسلمان لشکر کو کیا سکھایا ہے۔ تم نے مسلمانوں کو کونسا علم سکھایا ہے جو اب غیر مسلموں کو سکھانے پر اصرار کر رہے ہو۔ تم نے اللہ سے کونسی تہذیب سیکھی ہے جسے دوسروں کو زبردستی سکھانا چاہ رہے ہو؟ حیف، صد حیف، آج آہور مزدا کی ایرانی فوج تمہارے اللہ کو پوجنے والی فوج سے شکست

کھا گئی۔ اب ہمارے لوگوں کو اسی خدا کی عبادت کرنا ہو گی، وہی دن میں پانچ بار عبادت کرنا ہو گی لیکن ایک ایسے خدا کی عبادت کرنا ہو گی جسے تلوار کے زور پر تسلیم کروایا گیا ہے۔ اللہ، اس کی عربی زبان میں عبادت کرو کیونکہ تمہارے اللہ کو صرف عربی آتی ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم اور تمہارے لٹیرے اپنا سامان باندھیں اور واپس صحرا میں چلے جائیں جہاں وہ رہتے آئے ہیں۔ انہیں وہاں واپس لے جاؤ جہاں وہ دھوپ کی تپش میں جلتے، ایک قبائلی زندگی گزارتے، چھپکلیاں کھاتے اور اونٹنی کا دودھ پیا کرتے تھے۔ میں تمہیں اور تمہارے چوروں اور لٹیروں کے ٹولے کو کو کہتا ہوں کہ ہمارے زرخیز زمینوں، مہذب شہروں اور عظیم قوم کو چھوڑ دو۔ ہمارے مردوں کو قتل کرنے، ہماری عورتوں اور بچوں کو اغوا کرنے، ہماری بیویوں کی عصمت دری کرنے اور ہماری بیٹیوں کو باندیاں بنا کر مکہ بھیجنے کیلئے ان ان پتھر دل وحشیوں کو کھلا مت چھوڑو۔ اللہ اکبر کے نام پر انہیں ایسے جرائم کرنے کیلئے کھلا مت چھوڑو۔ اپنی مجرمانہ کاروائیاں بند کر دو آریا (قوم کے لوگ) معاف کرنے والئ، گرمجوش، مہمان نواز اور نفیس لوگ ہیں۔ اور یہ جہاں بھی گئے یہ اپنے ساتھ دوستی کے بیج، محبت، علم سچائی ساتھ لے کر گئے۔ اس لئے وہ تمہیں اور تمہارے لوگوں کو لوٹ مار اور مجرمانہ کاروائیوں کی سزا نہیں دیں گے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم اپنے اللہ اکبر کے ساتھ اپنے صحراؤں میں رہو، اور ہمارے مہذب شہروں کا

رخ نہ کرو۔ کیونکہ تمہارے عقائد بہت زیادہ خوفزدہ کرنے والے اور تمہارے اطوار بہت وحشیانہ ہیں“.
دستخط یزد گرد سوم ۔
عربوں کے حملے کے بعدزرتشتی انڈیا بھاگنے پر مجبور ہو گئے جہاں وہ اپنی کچھ کتابیں لے جانے میں کامیاب ہو گئے اور کچھ انہوں نے ہی اپنی یاداشت سے دوبارہ لکھیں۔ وہ ہزار سال سے زیادہ ایک بند تنہا گروہ کی طرح رہے اور کسی سے بھی اپنے عقائد شیئر نہیں کرتے تھے، تاآنکہ ایک فرانسیسی انکوتل دوپراں، جو برطانوی فوج میں بھرتی ہو چکا تھا، ان کا اعتماد جیتنے میں کامیاب ہو گیا، وہ پارسیوں کے ساتھ رہا اور ان کی مقدس کتابوں سے رسائی حاصل کر پایا۔ شروع میں اس کے کام کو قبولیت حاصل نہ ہوئی کیونکہ کوئی بھی یہ یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھا کہ آریاؤں کا اتنا بڑا علمی خزانہ ایک فوجی حاصل کرنے میں کیسے کامیاب ہو گیا۔لیکن آہستہ آہستہ اس کے دعوے قبولیت حاصل کر گئے۔
زرتشتیوں کی ایک کتاب اردا ویراف نامہ ہے، جسے پہلوی زبان میں اردا ویراف نامک کہا جاتا ہے۔ بلکہ پہلوی میں اردا ویراف کا نام اردا ویراز ہے۔ پروفیسر چارلس ہورن کے مطابق یہ کتاب ساسانی دور یعنی224-651 عیسوی میں لکھی گئی۔ جب کہ کتاب کے مندرجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب ساسانی دور کے آخر میں لکھی گئی، لیکن کچھ لوگوں کے مطابق اس کی آخری تدوین شدہ کتاب خسرو انوشیرواں

کے زمانے یعنی چھٹی صدی عیسوی کے اواخر میں ہوئی۔ کیونکہ اس کتاب کی تفسیر میں لکھا ہوا ہے کہ ویراف اسی مشہور شاہ کے موبد کا بیٹا تھا۔ کچھ روایات کے مطابق یہ کتاب سکندر کے حملے کے بعد شاہ گشاسپ کے زمانے میں لکھی گئی۔لیکن کچھ محققین کے مطابق یہ کتاب دسویں یا گیارہویں صدی میں لکھی گئی۔ اور اس دعوے میں بھی سچائی ہو سکتی ہے کیونکہ زرتشتیوں کی کتابیں بار بار تباہ ہوئیں اور انہوں نے اسے یاداشت یا کسی پرانے محفوظ نسخے کی مدد سے دوبارہ لکھا۔

اردا ویراز نامہ جواردا ویراف نامہ کے نام سے جانی جاتی ہے، میانہ فارسی میں قبل از اسلام لکھی گئی کتاب ہے۔ اس میں اس کتاب کا مرکزی خیال اسلامی سے قبل ایرانیوں کے آخرت کے بارے میں عقائد ہے۔ویراف یا ویراز ساسانی عہد میں ایک موبد تھے جس میں انہوں نے موت کے بعد والی دوسری دنیا کے متعلق لکھا ہے۔ پارسی عقیدہ کے مطابق اردا ویراف ساسانی عہد کے ایک موبد تھے۔ اردا ویراف نامہ اردا کا معراج نامہ ہے۔ ڈانٹے نے اردا ویراف نامہ سے متاثر ہو کر ڈیوائن کامیڈی لکھی۔ ابوالعلاء معری کے رسالہ الغفران بھی اردا ویراف نامہ کے اثر سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ زرتشتی موبد اردا کی مانند ابوالعلاء معری کا عرب شاعر «ابن قارح» بھی آخرت کے سفر پر روانہ ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ «سیر العباد الی المعاد» نامی تصوراتی نظم بھی ساختی اور خیالی عناصر کے حوالے سے اردا ویراف سے متاثر ہوئی ہے

اردا ویراف نامہ زرتشتی تاریخ کے اہم مصادر کی حیثیت
کھتی ہے۔ کتاب ایک ایسے موبد کی کہانی ہے جو لوگوں کے
زرتشتی مذہب سے بدگمان ہونے دور کرنے کے لیے
دوسرے جہان کا سفر کرتاہے جہاں سات دنوں کے سفر پر
اُسے جنت و دوزخ کے مناظر دکھائے جانے کے علاوہ اہور
مزدا سے ملاقات بھی ہوتی ہے۔ وہاں سے واپس ہونے کے
بعد وہ اپنے اس سفر کی روئیدار بیان کرتا ہے۔ اردا کو ایک
مذہبی رسم کے تحت ایک مقدس مشروب پلایا جاتا ہے، جس
کے تاثیر کے تحت وہ سات دن تک خواب کی حالت میں رہتا
ہے اور جاگنے پر اپنا روحانی سفر کی تفصیلات بیان کرتا
ہے۔ اگرچہ یہ ایک خیالی کہانی ہے لیکن پھر بھی ہمیں اس
سے زرتشتی عقائد کو جاننے اور سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

دیباچہ

کہانی کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ زرتشتی مذہب پہلی تین صدیاں اصل حالت میں رہتا ہے لیکن کے بعد سکندر حملہ کرتا ہے اور بادشاہ کا محل تباہ کر دیتا ہے، اور سرکاری آرکائیو میں رکھی ہوئی کتابوں اور دستوروں اور صاحب علم لوگوں کو قتل کر دیتا ہے۔ اس سے ایران کا پورا سیاسی ڈھانچہ زوال پذیر ہو جاتا ہے، جنگیں شروع ہو جاتی ہیں اور زرتشتی مذہب کا زوال شروع ہو جاتا ہے، بہت سے عقائد اور فرقے پیدا ہو جاتے ہیں تا آنکہ ساسانی بادشاہ شاہ پور دوم کے دور میں آذرباد مہراسپندان پیدا ہوتا ہے جسے موبدان موبدکے طور پرجانا جاتا ہے، آذر اپنے چھاتی پر ابلتا ہوا پیتل ڈالتا ہے اور اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا یوں وہ اپنے دین کی سچائی ثابت کرتا ہے لیکن پھر بھی زرتشتی مذہب کے خلاف تمام شکوک ختم نہیں ہوتے۔

چنانچہ دستور اپنے مذہب کی سچائی جاننے کے لیے ایک نیا طریقہ اختیار کرتے ہیں تاکہ وہ مذہب کو پھر سے اپنے پاؤں پر کھڑا کر سکیں اور یوں وہ کسی کو زندوں کی دنیا سے مردوں کی دنیا میں بھیجنے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ تاکہ وہ جان سکیں کہ اُن کی مذہبی پیشواؤں کی ادا کردہ رسوم کا کوئی تاثیر ہے بھی یا نہیں، اور اس کے لیے فروباگ کے آتشکدے میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اصل کتاب میں اس کا ذکر نہیں ہے کہ اُن میں سے ساتھ لوگ چنے جاتے

ہیں، پھر اُن میں سے تین رہ جاتے ہیں اور آخرہ میں یہ قرعہ ویراف کے نام نکلتا ہے جسے نیشاپوری بھی کہتے ہیں۔
ویراف اسے قبول کر لیتا ہے، ویراف کی سات بہنیں جو اُس کی بیویاں بھی ہیں، واویلا کرتی آتی ہیں لیکن انہیں تسلی دے کر واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔
ابتدائی تیاریوں کے بعد ویراف کو شراب ملی بھنگ پلائی جاتی ہےاور وہ قالین پر سو جاتا ہے۔ اُن وقتوں میں آسمانی اجسام کی سیر کے لیے نشہ آور مشروب ہی پلائے جاتے تھے، چنانچہ ایک روایت کے مطابق زرتشت کا یہ بھی ایک معجزہ تھا کہ اُس نے شاہ گشتاسپ کو شراب کا ایک پیالہ، دودھ اور پھل دیئے جس سے گشتاسپ تین دن تک سویا رہا اور اس دوران اُس نے جنت و دوزخ کی سیر کی اور بہت سی آسمانی مخلوق سے سے ملاقات کی جس سے وہ بہت خوش ہوا۔
ساتوں دن جب ویراف بے ہوش پڑا ہوتا ہے تو اُس کی ساتوں بہنیں اور دستور اُس کے گرد کھڑے اوستا اور زند کی مناجات پڑھتے رہتے ہیں۔ ان دنوں میں ویراف سروش اور آذر ایزد ، جو آگ کا فرشتہ ہے، کے ہمراہ جنت و دوزخ دیکھتا ہے، جنت و دوزخ کو علیحدہ کرنے والے چینوت پل سے بھی گزرتا ہے۔ اس سفر میں اُس کا سامنا ایک خوبصور کنواری سے بھی ہوتا ہے جو اندیشہ نیک ، گفتار نیک اور کردار نیک کی نمائندہ ہے۔ چونکہ مرنے والے کی روح کے سامنے کنواری کا ظاہر ہونا پرانے زرتشتی عقائد کا حصہ

ہے، لہذا ڈاکٹر ولف لیپزیگ کے خیال کے مطابق شائد یہی خوبصورت کنواری اسلامی عقائدمیں حور کے روپ میں سامنے آتی ہے اور اُنہوں نے اسے جنتیوں کی بیوی کے طور پر پیش کیا۔
اردا ویراف کے پرانے نسخے کے دیباچے میں یوں لکھا ہے:
کہتے ہیں کہ جب اردشیر بابکان بادشاہ بنا تو اُس نے نوے پادشاہوں کو قتل کیا اور کچھ کے بقول چھیانوے بادشاہوں کو قتل کیا اور دنیا کو دشمنوں سے خالی کر دیا اور دنیا میں امن و امان قائم کر دیا۔ پھر اُس نے دستوروں اور موبدوں کی طرف رجوع کیا جو اُس وقت موجود تھے اوراُن سے کہا کہ زرتشت کی طرف سے ایزد تعالی کا دیا ہوا سچا دین مجھے نظر نہیں آ رہا۔ میں چاہتا ہوں کہ اُن سچے دعوؤں اور باتوں کو اکٹھا کر کے ایک عقیدے پر ایمان لاؤں۔
اور اُس نےلوگوں کو ہر طرف بھیجا کہ دنیا میں جہاں کوئی بھی دانا یا دستور ہے، اُسے میرےدربار میں لے کر آؤ۔
چنانچہ چالیس ہزور لوگوں کا جم غفیر دربار میں جمع ہو گیا۔پھر اُس نے کہا کہ ان میں سے جو دانا ترین ہیں، انہیں علیحدہ کیا جائے۔ چانچہ اُن میں سے چار ہزار لوگ منتخب ہوئے اور بادشاہ کو خبر کی، بادشاہ نے کہا کہ دوسری بار احتیاط سےانتخاب کرو۔دوسری بار اُن میں سے پاکیزہ، عاقل اور اوستا اور زند کا علم رکھنے والے علیحدہ کیے گئے، اوستا اور زند کا علم رکھنے والے لوگوں کی تعداد چار سو تھی۔ ایک بار پھر احتیاط سے کام لیا گیا اور اُن میں سے

چالیس لوگوں کو چنا گیا جنہیں اوستا اور زند پوری طرح یاد تھیں۔ اُن میں سات لوگ ایسے بھی تھے جنہوں اوائل عمر سے لے کر اُس دن تک کوئی گناہ نہیں کیا تھا۔ وہ بہت عظیم لوگ تھے،کردار کے حوالے سے پاکیزہ ہونے کے علاوہ اُن کے کان، دماغ اور دل ایزد سے بندھا ہوا تھا۔
ان ساتوں کو اردشیر بابکان کے سامنے پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے اُن سے کہا، دین کے متعلق جو شبہات اور بدگمانی پیدا ہو چکی ہے میں انہیں دور کرنا چاہتا ہوں کہ سب لوگ آہور مزد ا اور زرتشت کے دین پر ہوں اور دین کی باتیں پھیل سکیں۔ تاکہ مجھے اور سب علماء اور دانا لوگوں پر واضع ہو سکے کہ دین کیا ہے اور اس کے خلاف شکوک و بدگمانی دور ہو سکے۔
تب انہوں نے جواب دیا کہ اس بات کو کوئی بھی صحیح خبر نہیں دے سکتا ، سوائے ایک آدمی کے جس سے آٹھ سال کی اوائل عمر سے اب تک کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا، اور یہ آدمی ویراف ہے۔ کہ پاکیزگی، اخلاقی بصارت اور سچائی میں اُس سے بڑھ کر کوئی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ اس معاملے کو اُس کے سپرد کرتے ہیں۔ اور ہم چھ لوگ کسی جگہ یزشن اورنیرنگ عبادت ادا کرتے ہیں جن کی ادائیگی دینی طور پر اور ایسے کاموں کے لیے مقرر ہوئی ہے۔ تاکہ ایزد عز وجل ویراف کو حقیقت سے آگاہ کرے اور اور ویراف ہمیں اس کی خبر دے گا۔ یوں ہر کوئی آہور مزد اور زرتشت کے دین سے بدگمانی سے نجات پا سکے۔ ا ویراف اپنے طور پر اس ذمہ

داری کو قبول کر لیا۔ اور شاہ اردشیر ان باتوں سے بہت خوش ہوا اور ۔ تب انہوں نے کہا، یہ تب تک درست نہیں ہو گا کہ جب تک ہم آذران کی درگاہ پر نہ جائیں۔
چنانچہ وہ اسی عزم کے ساتھ اٹھ کر چل پڑے۔ اس کے بعد اُن چھ آدمیوں نے، جو دستور تھے، آتش گاہ کے پاس یزشن ادا کی۔ چالیس دستورو جو چالیس ہزار مردوں کے ساتھ درگاہ آئے تھے، اُن سب نے مل کر دوسری طرف یزشن ادا کی۔
اور ویراف نے اپنے سر اور بدن کو صاف کیا، اور سفید کپڑے پہنے، اور اپنے آپ کو ایک بہت ہی اچھی خوشبو لگائی گئی۔ اوروہ آگ کے سامنے کھڑا ہوا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔
ویراف کی سات بہنیں تھیں۔ جن انہیں ان تیاریوں کا علم ہوا تو ساتوں روتی اور بین کرتی ہوئی آئیں، اور کہا: ” ہم ساتوں پردہ دار گھر پر ہیں اور ہمارا اس کے سوا کوئی بھائی نہیں ہے۔ اور اسی پر ہمارا انحصار ہے۔ اب تم اُسے دوسری دنیا میں بھیج رہے ہو، اور ہمیں پتہ نہیں کہ ہم اُسے دوبارہ دیکھ بھی سکیں گے یا نہیں۔ تم لوگ ہمیں غیر محفوظ چھوڑ دو گے، ہم ماں باپ کے بغیر ہیں اور تم اب ہمارے گھر سے ہمارا بھائی بھی لے جا رہے ہو۔ ہم اس کی اجازت نہیں دیں گی، کیونکہ وہ ہمارا اکلوتا بھائی ہے۔ کسی اور کو منتخب کرو اور ہمارے بھائی کو ہمارے پاس رہنے دو“۔
جب دستوروں نے یہ الفاظ سنے تو اُنہوں نے کہا: ” تم فکر نہ کرو، ہم سات دنوں کے بعد تمہیں ویراف صحیح سلامت واپس

کریں گے“۔ اور پھر اُنہوں نے قسم کھائی تو بہنیں مطمئن ہو گئیں اور واپس چلی گئیں۔ تب جنگی لباس میں ملبوس ، دوسرے سواروں کے ساتھ ، شہنشاہ اردر شیرنے آتشگاہ کی نگرانی کی ۔تاکہ اردا ویراف سے پوشیدہ دشمنی رکھنے والا کوئی لٹیرا یا منافق وہاں پہنچ کر وار نہ کر سکے اور اُس گزند نہ پہنچائے۔ اور بدی کی کوئی قوت عبادت کے یزشن کی ادائیگی کے دوران اس عبادت کو باطل نہ کر دے۔
پھر آتشگاہ کے درمیان ایک تخت رکھ دیا گیا اور اُس پرصاف کپڑا بچھایا گیا۔ اور اردا ویراف تخت پر بیٹھ گیا اور اُس کا چہرہ کپڑے سے ڈھک دیا گیا۔ اور چالیس ہزار مردیزشن کے لیےفرش پر کھڑے ہو گئے۔ اور درونی پر پڑھا گیا، اور درونی کے ٹکڑوں پر مکھن لگایا گیا۔ جس سے تمام ٹکڑے پاک ہو گئے، پھر ویراف کا شراب کا نیک پندار (اچھی سوچیں) کے ساتھ ایک پیالہ دیا گیا، پھر اُسے نیک گفتار کے ساتھ ایک پیالہ دیا گیا، پھر اُسے نیک کردار کے ساتھ ایک پیالہ دیا گیا۔ تین پیالے پینے کے بعد ویراف کا سر گدے پر ایک دم سے ایک طرف ڈھلک گیا اور وہ سو گیا۔ سات شب و روز اُس جگہ پر یزشن ادا ہوتی رہی، وہ چھ دستور اردا کےسرہانے بیٹھے تھے اور باقی تینتیس برگزیدہ لوگ تخت کے گرد یزشن ادا کرتے رہے، اور اُن کے گرد باقی تین سو ساٹھ لوگ جو چنے گئے تھے، یزشن ادا کرتے رہے۔ اور وہ چھتیس ہزار لوگ آتشگاہ کے گنبد کے گرد یزشن ادا کر رہے تھے۔

اور جنگی لباس میں ملبوس شہنشاہ ، گھوڑے پرسوار ، دوسرے جنگوؤں کے ساتھ مل کر گنبد کے باہر پہرہ دے رہا تھا، کہ ہوا بھی اندرنہیں جا سکتی تھی۔ اور جہاں جہاں بھی لوگ بیٹھے یزشن ادا کر رہے تھے ، اُن کے گرد جنگی لباس میں ملبوس، ہاتھ میں ننگی تلوار لیے لوگ کھڑے تھے۔یہ عبادت گزار بیٹھے ہوئے تھے اُن کے گرد شمشیر بردار مسلح لوگ کھڑے تھے۔ چنانچہ سپاہی ہر جگہ تھے اور کوئی اُن کے اندر گھل مل نہیں جا سکتا تھا۔ اور جہاں پر ویراف کا تخت پڑا ہوا تھا، اُس کے گرد پیادہ مسلح لوگ گھیرا ڈالے ہوئے تھے، اور سوائے اُن چھ دستوروں کے کسی اور کے اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔شہنشاہ اندر آیا اور باہر چلا گیا ، اور آتشکدے کی نگرانی کرتا رہا ،اور اپنی ذمہ داری نبھائی۔ اُس نے ساتوں دن ویراف کی نگرانی کی۔

سات دنوں اور راتوں کے بعد ویراف میں جنبش ہوئی اور وہ زندہ ہو کر بیٹھ گیا۔لوگوں اور دستوروں نے جب ویراف کو نیند سے واپس آتے دیکھا تو وہ سب بہت خوش ہوئے اور ایک دوسرے کو مبارکبادیں وصول کرنے لگ گئے، اور کھڑے ہو کر وہ ویراف کے سامنے جھک گئے اور کہا:

"خوش آمدید، اردو ویراف، دوبارہ یاد کرو کہ کونسا جہان مقدس ہے، تم کیسے واپس آئے، تم پر وہاں کیا بیتی، تم نے وہاں کیا دیکھا، ہمیں بھی بتاؤ تاکہ ہم جان سکیں کہ دوسرا جہان کیسا ہے"؟۔

اردا ویراف نے کہا: " پہلے کچھ لے کر آؤ کہ میں کہا

سکوں، کیونکہ اسے گزرے سات دن اور سات راتیں ہو چکی ہیں، اور مجھے بھوک لگی ہے۔اس کے بعد جو چاہے پوچھوکہ میں تمہیں بتا سکوں“ ۔

دستوروں نے ایک دم سے درونی روٹی کو پاک کیا ، اور اردا ویراف نے وقار کے ساتھ کچھ زیر لب کہا اور پانی کے ساتھ تھوڑا سا کھایا اور شکر ادا کیا۔

پھر اُس نے کہا: ” کسی ماہرلکھنے والے کو بلاؤ، تاکہ میں اُسے بتا سکوں کہ میں نے کیا دیکھا ہے، اور تم اسے جلدی سے دنیا میں پھیلا سکو تاکہ روحانی معاملات اور جنت و دوزخ کے متعلق علم سب تک پہنچ سکے تاکہ وہ نیک کاموں کے فوائد کےمتعلق جان سکیں اور برائی کے کاموں سے اجتناب کریں“۔ تب انہوں نے ایک ماہر لکھنے والے کو بلایا ، اور وہ اردا ویراف کے سامنے بیٹھ گیا۔

اردا ویراف نامہ



مترجم :خالد تھتھال (اوسلو، ناروے)

پاکستانی فری تھنکرز کی پیشکس

حصہ اول: خدا کے نام سے

باب اول: مذہبی انتشار اور روحانی راہنمائی کی ضرورت

کہتے ہیں ایک باربرگزیدہ زرتشت نے ایک مذہب کو کائنات میں جاری کیا جو اُسے آہور مزدا سے موصول ہوا تھا ۔ شروع کے تین سو سالوں تک مذہب پاکیزہ حالت میں رہا اور لوگوں کے دلوں میں اس کے متعلق کوئی شکوک و شبہات نہیں تھے۔

لیکن بعد میں ملعون، گندی اور شریرروح (اہرمن) نے لوگوں کے اپنے دین سے برگشتہ کرنے کے لیے سکندر رومی(*1) کو اکسایا جو اس وقت مصر میں تھا ۔ تاکہ وہ شدید ظلم، جنگ اور تباہی کے ساتھ ایران آئے ۔ اُس نے ایرانی شہنشاہ کو قتل کر دیا اورتخت جمشید اور ایرانی سلطنت کو تباہ کر دیا اور ویرانی چھا گئی۔

اور یہ مذہب یعنی اوستا اور ژند جسے سونے کی سیاہی سے گائے کی کھال پر لکھا گیا تھا۔ انہیں ستخر پاپکان کے حکومتی دستاویز رکھنے کی جگہ میں جمع کیا گیا تھا۔

اور بد بخت، ملعون اور بدکردار اشموک (اہرمن) کی دشمنی سکندر رومی کو لے آئی جو اس وقت مصر میں تھا ، اُس نے سب کچھ جلا دیااور ملکِ ایران کے کئی دستور (مذہبی پیشوا)، منصف ، ہیربد (دین کے طالبعلم) مذہب کے

علمبردار، کاریگر, لائق اور دانا لوگ قتل کر دیئے۔ اور اس نے ملکِ ایران کے لوگوں، گھروں اورشرفاء کے درمیان نفرت اور کشیدگی ہوئی۔ اور خود وہ جہنم میں چلا گیا۔(3*)
اور اس کے بعد ایران میں لوگوں کے درمیان تنازعے اور ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑے پیدا ہو گئے۔ کیونکہ ان کے پاس نہ کوئی خدا تھا اور نہ ہی کوئی حکمران، نہ کوئی سردار تھا اور نہ کوئی دستور جسے مذہب سے واقفیت ہوتی۔ وہ خدا ئی نعمتوں کے بارے میں عقیدہ کھو بیٹھے۔ اوردنیا میں مذاہب، مختلف عقائد، اختلافات، بدگمانی اور مختلف قانونی ضابطے پیدا ہو گئے ۔
تا آنکہ مبارک اور لافانی آذر مارسپندان (3*) ,کہ دینکارد کی روایت کے مطابق جس کی چھاتی پر پگھلتا ہوا پیتل ڈالا گیا , پیدا ہوا۔ اور مختلف مذاہب و عقائد کے تحت قانون سازی اور فیصلے ہوئے۔ اور اس مذہب کے لوگ گنج شاسپیگان (شاہی لائبریری کا نام) کے متعلق شبے میں تھے۔
چنانچہ اس دین کے موبد اور ستور ،جو دین کو سمجھتے اور وفادار تھے، نے لوگوں کی ایک جماعت کو آتشکدہ فروباگ میں لوگوں کو طلب کیا ۔ جہاں اس موضوع پرمختلف تقاریر اور اچھےخیالات بیان ہوئے۔ کہ ہم کوئی راستہ تلاش کرنا چاہیئے کہ ہم میں سے کوئی مینو کان (دوسرے جہان کے باسیوں کی جگہ) جائے اورآگاہی لے کر آئے۔ تاکہ آج کے وقتوں میں اس دین پر عمل کرنے والے موجود لوگ یہ جان سکیں کہ ہم جوعبادت کرتے ہیں اور یزشن(4*) ، درون(5*)

اور آفرینگان (*6) اور نیرنگ(*7) ادا کرتے ہیں ۔ کیا یہ یزداں تک پہنچتی ہے یا یہ دیوؤں (دیو کی جمع-برائی کی طاقتیں) کے پاس چلی جاتی ہیں۔ اور ان سے ہماری روحوں کو تسکین ملے گی یا نہیں۔
دستوروں نے اس کے بعد تمام لوگوں کو فروباگ آتشکدے میں طلب کیا۔ اور ان میں سے سات لوگ، جنہیں خدا اور مذہب پر ذرا بھی شک نہ تھا، اور اندیشہ نیک، گفتار نیک اور کردارنیک سے پیراستہ تھے اور دوسروں سے نیک تھے، انہیں دوسروں سے جدا کر دیا گیا اور انہیں کہا گیا کہ تم علیحدہ بیٹھو ۔ تم میں سے جو سب سے زیادہ نیک اور قابل احترام ہو، اسے اس ذمہ داری کیلئے منتخب کرو۔
چنانچہ وہ ساتوں بیٹھ گئے اور ساتوں میں سے تین ، اور ان تینوں میں سے صرف ویراف کو، جسے کچھ لوگ نیشاپوری بھی کہتے ہیں، کو منتخب کیا گیا ۔
یہ فیصلہ سنتے ہی ویراف کھڑا ہو گیا اور سینے پر اپنے ہاتھ باندھ کر بولا: ”میری خواہش ہے کہ مجھے کامند ہومک (ناپسندیدہ مشروب منگ) (*8) مت دو، جب تک مزدیسنائیوں (آہور مزدا کو ماننے والے) اور میرے لیے نیزہ افگنی (قرعہ اندازی) نہ کر لو۔ اور اگر نیزہ مجھ تک پہنچا تو میں خوشی سے اہروان (مقدسان) اور بدکاروں کی جگہ پر جاؤں گا اور یہ پیغام صحیح طور پر وہاں لے کر جاؤں گا اور وہاں سے صحیح جواب لے کر آؤں گا۔
چنانچہ مزدیسنی نیزہ لے کر آئے اور پہلی بار اندیشہ نیک،

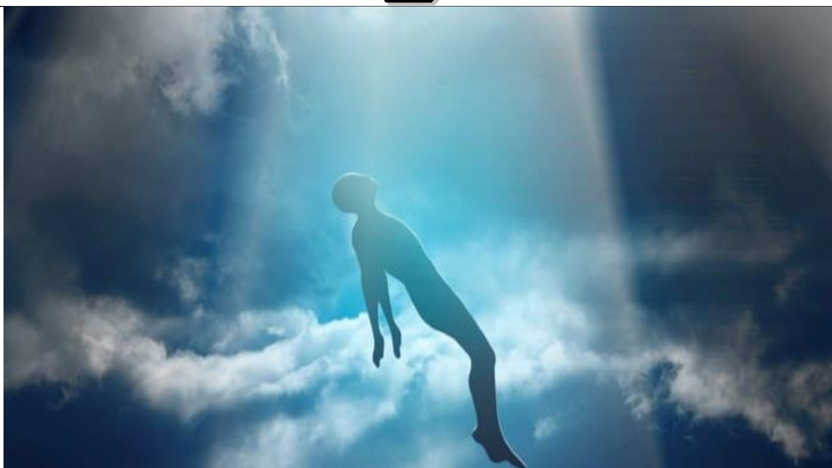
دوسری بات گفتار نیک اور تیسری بار کردار نیک سے اُس کو گھمایا اور تینوں بار اُس کا رخ ویراف کی جانب تھا۔
****
****

حاشیہ جات: باب اوّل

(*1): یونان کے اُس علاقے سے جو بعد میں رومی سلطنت کا حصہ بن گیا۔
(*2): یہاں سکندر کے جوانی میں مرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔
(*3): آذر مار سپندان : شاہ پور دوم کے زمانے میں پیدا ہوا۔ اُن وقتوں میں کسی کی سچائی جانچنے کے لیے پگھلا ہوا تانبا ڈالا جاتا تھا، کبھی زبان پر، کبھی پاؤں پر۔ اگر انسان کسی بھی ضرر سے محفوظ رہے تو اسے سچا سمجھا جاتا تھا۔ سپندان کی چھاتی پر پگھلا ہوا تانبا ڈالا گیا
(*4): یزشن۔ایک رسم جو کسی نیک کام کے آغاز میں ادا ہوتی ہے، ہوم نامی مقدس مشروب پیا جاتا ہے، جو زرتشتیوں کےقدیم آریائی ماضی کی یادگر کے طور پر موجود ہے یعنی ویدی دور کی مانند سوم رس پیا جاتا ہے ۔ یہ زرتشتی مذہب کی سب سے مقدس رسم ہے۔
(*5): درون، مذہبی رسوم کی ادائیگی کے وقت پڑھی جانے والی عبارت ہے۔ دوران اور آفرینگان اکثر اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔
(*6): آفرینگان، ایک قسم کی نماز ہے جو خاص موقعوں پر

پڑھی جاتی ہے۔ اوستا میں چار اہم آفرینگان کا ذکر ہے۔
آفرینگان دھمان، آفرینگان گاتا، آفرینگان گاہنبار، آفرینگان
رپیتونکی۔ یہ دعا کے طور کھانے کی چیزوں جیسے خوراک
و شراب وغیرہ پر تلاوت کی جاتی ہے، اس کے علاوہ مرنے
والوں کی ارواح کو سلام و درود کے لیے پڑھی جاتی ہے۔
(7*): نیرنگ، پہلوی زبان کے اس لفظ کی جگہ گجرات میں
مقیم زرتشتی ''کیریا'' (سنسکرت کریا) استعمال کرتے ہیں۔
کسی بھی کام کا آغاز کرنے سے پہلے دعا کے طور پڑھی
جاتی ہے تاکہ کسی حادثے یا ناخوشگواری کا سامنا نہ ہو۔
طہارت اور وضو کرتے وقت بھی پڑھتے ہیں۔ ساسانیوں کے
سقوط کے بعد یہ جادو ٹونے کے لیے بھی استعمال ہوتی
رہیں۔ یہ زیادہ تر پازند میں موجود ہیں۔
(8*)ایک نشہ آور مشروب جسے پینے سے انسان سو جاتا
ہے

باب 2: ویراف اورعالمِ ارواح کے سفر کیلئے تیاریاں



ویراف کی سات بہنیں تھیں اور وہ ساتوں بہنیں ویراف کی بیویوں کی مانند تھیں۔ انہیں مذہب زبانی یاد تھا اور وہ عبادت گذار تھیں۔ جب انہوں نے یہ خبر سنی تو انہیں بہت صدمہ ہوا اور انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ اور مزدیسانیوں کی مجلس میں چلی گئیں۔ اور کھڑے ہو کر سر کوجھکایا۔ اور بولیں: ”مزدیسنائیو، ایسا مت کرو۔ کہ ہم سات بہنیں ہیں اور وہ اکیلا بھائی ہے۔ اور تمام ساتوں بہنیں بھائی کی بیویاں ہیں۔ جیسے ایک گھر ، جس کی چھت پر سات تیر (بلّیاں،کڑیاں) ہوں ، کے نیچے ایک شہتیر ہوتا ہے۔ اگر نیچے سےشہتیر ہٹا دیا جائے توبَلّیاں نیچے گر پڑیں گی۔اس طرح ہم سات بہنوں کے لیے ہمارا اکلوتا بھائی ہے ۔ یزداں کے بعد ہماری زندگی اور

کفالت اُسی کی ہاتھ میں ہے۔ اور ہربھلائی اُسی کی طرف سے آتی ہے۔ آپ اُسے اس وقت (موت سے پہلے) زندوں کی دنیا سے مُردوں کی دنیا میں بھیج کر ہم پر ظلم اور ناانصافی کرہے ہیں“ ۔
جب مزدیسنائیوں نے یہ الفاظ سنے تو انہوں نے ساتوں بہنوں کو تسلی دی اور کہا: ” ہم سات دنوں میں ویراف تمہیں صیح سلامت لوٹا دیں گے۔ اور اس جیسا نیک نام مرد کوئی نہیں ہو گا “۔ تب وہ مطمئن ہو گئیں۔
اور پھر ویراف نے مزدیسنائیوں کے سامنے اپنی سینے پر ہاتھ باندھے اور کہا: ” یہ رسم ہے کہ میں مر چکے لوگوں کی روحوں کی تقدیس کروں۔ کھانا کھاؤں اور وصیت کروں۔ اس کے بعد تم منگ (نشہ آور مشروب) دینا“۔ دستوروں نے ہدایت دی کہ اسی طرح کیا جائے۔
اس کے بعد مزدیسنائیوں نے اُس مقدس جگہ (آتش مقدس کی جگہ) سے تیس قدم کے فاصلے پر ایک مناسب جگہ منتخب کی(*1)۔ ویراف نے اپنا سر اور جسم دھویا اور نئے کپڑے پہنے۔ اور ایک میٹھی خوشبو سے خود کو معطر کیا۔ اور تیار شدہ چارپائی پر ایک نئی اور صاف چادر بچھائی گئی۔وہ بستر کی صاف چار پر بیٹھ گیا اور درون کی تقدیس کی۔ اور مرنے والوں کو یاد کیا اور کھانا کھایا۔

اور پھر دین کے دستوروں نے سونے کے تین پیالوں کو شراب اور منگ گشتاسپی سے بھرا اور پہلا پیالہ اندیشہ نیک

کے ساتھ اور دوسرا پیالہ گفتار نیک کے ساتھ اور تیسرا پیالہ کردار نیک کردار کے ساتھ ویراف کو دیا۔ اور اس نے شراب اور نشہ آور مشروب کو پیا اور دوران ہوش فضل کا لفظ ادا کیا اور قالین پر سو گیا۔
اور وہ دینی دستور اور ساتوں بہنیں، آتش جاوداں اور خوشبو کے ساتھ، ساتوں دن اور رات نیرنگ کی رسم ادا کرنے(*2) ،اوستا اور زند پڑھنے میں مصروف رہے۔ اور نسک دوہراتے رہے، اور گاتھا گاتے رہے اور تاریکی پر نظر رکھی۔ اور وہ ساتوں بہنیں ویراف کے بستر کے گرد بیٹھی رہیں اور سات دن اور رات اوستا پڑھتی رہیں۔ ان سات بہنوں نے تمام مزدیسنائیوں،دین کے دستور وں، ہیربدوں اور موبدوں کے ساتھ مسلسل حفاظت میں کسی قسم کی غفلت نہ کی۔

****

حاشیہ جات: باب2

(*1): اردا ویراف کی روح نے جسم کو چھوڑنا تھا اور جسم سے روح کے چھوڑنے کے بعد اردا ویراف کی حیثیت ایک مُردے کی تھی، لہذا اُسے آگ، پانی اور دوسری مقدس چیزوں سے چالیس قدم دور رکھنا ضروری تھا۔
(*2): اس رسم کا ادا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ دوسرے جہان

کے سفر کے دوران کوئی بُری روح اس حالت میں ویراف کو نقصان نہ پہنچائے۔

حصہ دوم: آسمانوں کا سفر

باب: 3



اور ویراف کی روح جسم سے نکل کر چکات دایتیک (پہاڑ کا نام) اور چینوت پُل پر پہنچی۔ اور سات دن اور راتوں کے بعد واپس آ کراُس کے جسم میں داخل ہو گئی۔اور ویراف اُس

میٹھی نیند سے خوشی اوربہمن (*1) کی سوچوں سے سرشار جاگا۔
بہنوں،دین کے دستوروں اور باقی مزدیسنائیوں نے جب ویراف کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے۔ اور انہوں نے مل کر کہا: ” ہم مزد یسنائیوں کے پیغمبر ، خوش آمدید، جو مُردوں کے شہرسے زندوں کے شہر میں واپس لوٹ کر آئے ہو“۔
دینی ہیربد اور دستور ویراف کے سامنے جھک گئے۔ ویراف نے جب یہ دیکھا تو وہ آگے بڑھ کر جھکا اور کہا: ” تمہارے لئے خداوند اہرمزد اور مقدس امشاسپندان (*2) کی طرف سےدرود ہے۔ اور پارسا زرتشت سپتمان کی طرف سےدرود ہے۔ اور متقی سروش اور آذر ایزد فرشتے کی طرف سے درود ہے۔ اورمزد یسنائیوں کے شاندار مذہب کو ، اور باقی متقی لوگوں کی طرف سےدرود ہے۔ اور دیگر ارواح، اور بہشت میں راحت اور آسانیوں میں رہنے والے باقی ساکنانِ بہشت کی طرف سے دعا خیر ہے“۔
اور بعد میں دین کے دستوروں نے کہا: ” تم ایک سچے انسان ہو۔ جو ہم مزد یسنائیوں کے پیغمبر ہو اور تم پر درود ہو ۔ تم نے جو کچھ دیکھا ہمیں سچ سچ بتاؤ۔ویراف بولا: ” اُن باتوں سے پہلے بھوکوں اور پیاسوں کا کھانے کو دیا جائے۔ اور اس کے سوال پوچھو اور حکم دو“۔

چنانچہ دین کے دستوروں نے کہا : ” تم ٹھیک کہتے ہو“۔ اور اچھی طرح سے پکایا اور خوشبودار کھانا اور ٹھنڈا پانی لایا

گیا۔ اور نان کو (دعا پڑھ کر) متبرک کیا گیا۔ اور ویراف نےزیر لب دعا کی اور کھانا کھایا اور کھانا ختم ہونے کے بعد شکر ادا کیا۔ اور اس نے اہورمزد، امشاسپندان کی ستائش کی۔ اورامشاسپندان میں سے خرداد اور امرداد کا شکریہ ادا کیا۔ اور آفرینگان ادا کیے۔ اور کہا: ” کسی دانا اور صاحب علم لکھنے والے کو لاؤ“۔ اور ایک منجھا ہوا صاحب علم لکھاری لایا گیا جو اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور جو کچھ ویراف نے کہا وہ اسے صحیح، صاف اور واضع انداز میں لکھتا گیا۔

****
****

حاشیہ جات:باب سوم

(*1): بہمن جسے وہومن بھی کہا جاتا ہے، یہ آہور مزدا کا مقرب ترین فرشتہ ہے۔ وحی یعنی آہور مزدا کا پیغام انبیاء تک پہنچانا بہمن کے ذمہ ہے۔ اسے ابراہیمی مذاہب کا جبرئیل سمجھا جا سکتاہے۔

(*2): امشاسپندان، وہ چھ مقرب فرشتے ہیں جن کا ذکر دیباچے میں کیا جا چکا ہے۔

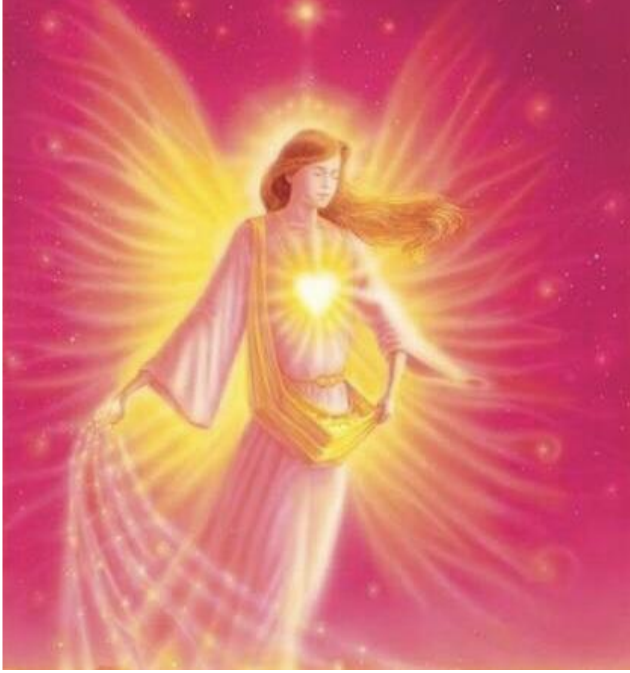
باب: 4

اور اس نے اسے لکھنے کا حکم دیا۔ پہلی رات برگزیدہ سروش اورآذر فرشہ مجھ سے ملنے آئے۔ وہ میرے سامنے جھکے اور بولے: " تمہارا خیر مقدم ہے گو تم وقت سےپہلے آئے ہو"۔ میں نے کہا : " میں ایک پیغمبر ہوں"۔
اور پھر ظفرمند سروش متقی اور آذر فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑا۔ انہوں نےپہلا قدم اندیشہ نیک کے ساتھ پہلا، دوسرا گفتار نیک کے ساتھ اور کردار نیک کے ساتھ تیسرا قدم بڑھایا۔ میں اہرمزد کے بنائے گئے چینوت پُل پر پہنچا جس کی نگہبانی آہور مزدا کی پرہیزگار مخلوق کرتی ہے۔
جب میں اُس جگہ آیا تو میں نے ایک گزرے ہوئے آدمی کی روح دیکھی جو پہلی تین راتیں جسم کےسرہانے بیٹھی گاتھا کی یہ عبارت "اوشتاآہمائی یاہمائی اوشتا کاہمایچیت" (نیک وہ ہے جس کی نیکی دوسروں کے لیے نیک ہو) دوہرا رہی تھی۔ اور ان تین راتوں میں اس قدر نیکیاں اور آسانیاں اُس کے پاس آئیں کہ جن سے انسان زمین پر زیادہ آسانی اور راحت سے زندگی گزار سکتا ہے۔ تیسری صبح اُس پرہیز گار کی روح درختوں کی میٹھی خوشبو کی سمت روانہ ہو گئی۔
اور وہ خوشبو اس قدر میٹھی تھی کہ اُس نے زندہ لوگوں کے درمیان ایسی خوشبو نہیں سونگھی تھی۔ یہ خوشبو جنوب سے یزدان کی طرف سے آ رہی تھی۔
اور وہاں ایک پروقار دوشیزہ کے روپ میں اُس کا دین اور

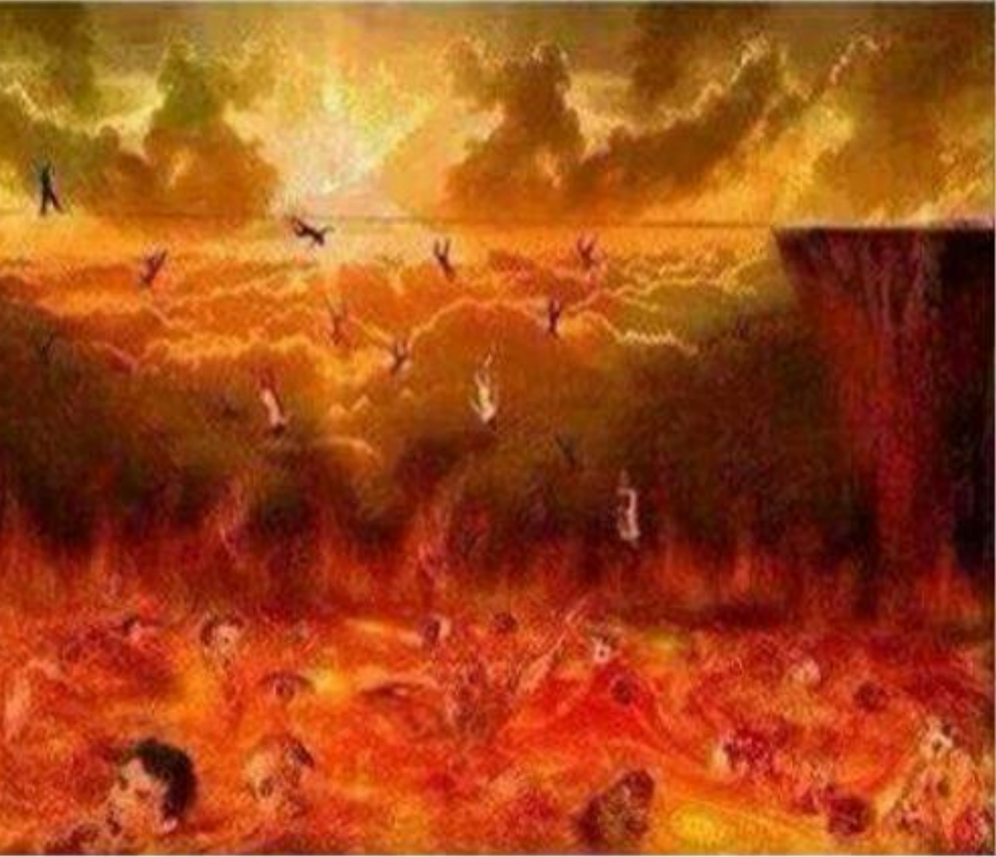
نیک اعمال سامنے آ کھڑے ہوئے۔ جنہوں نےنیکیوں کی وجہ سے ایک خوبصورت بدن کی شکل اختیار کر لی تھی۔ اُس کے نمایاں پستان (بڑے ہونے کی وجہ سے) نیچے کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ جو روح اور دل کو لبھاتے تھے۔ اور اُس کا جسم ایسا تھا کہ اُس کو دیکھنا بہترین اور اُس کا نظارا خوش کُن ترین تھا۔ اور نیک آدمی کی روح نے لڑکی سے پوچھا: " تم کون ہو، اور تم کیسی شخصیت ہو؟۔ میں نے دنیا وی زندگی کے دوران تم جیسی پروقار لڑکی، تمہارے جتنا خوبصورت جسم کبھی نہیں دیکھا"۔

اس نے اسے جواب دیا: " میں تمہارا دین اور تمہارے نیک اعمال ہوں۔ اےاندیشہ نیک، گفتار نیک اورکردار نیک والے نوجوان، میں تمہارے نیک اعمال ہوں۔ یہ تمہارا ارادہ اوراعمال ہیں جن کی وجہ سے میں چاند کی طرح روشن ، خوشبودار، ظفرمند اور پرسکون لگ رہی ہوں۔ کہ تم نے دنیا میں گاتھا کی تلاوت کی، تم نےپاکیزہ پانی کے لیے قربانی کی، اور تم نے آگ روشن کی۔ اور دور و نزدیک سے آنے والے نیک آدمیوں کی عزت افزائی کی۔ میں اگر مغرور تھی تو تم نے مجھے مغرورترکیا ہے۔ اور میں نیک تھی تو مجھے تم نے نیک ترکیا۔ اوراگر میں لائق تھی تو تم نے مجھے لائق تر بنایا ہے۔ اور اگرچہ میں ایک چشمگان (مشہور)تخت پر بیٹھی تھی تو تم نے اُسے چشمگان تر تخت کر دیا ہے۔ اور اگرمیں بلند قدر تھی تو تم نے مجھے بلندقدر تر کر دیا۔ تمہارے اندیشہ نیک، گفتار نیک اورکردار نیک،

جن پر تم عمل پیرا رہے،کی وجہ سے مجھے اس قدر شان ملی ہے۔ اور تم نے آہور مزدا کی طویل عبادت جو کی ہے، تمہارے بعد کے مقدس لوگ اسی آئین و طریقے کے ساتھ کریں گے۔ تم پر آسانیاں ہوں“۔



باب پنجم: چینوت پُل



اس کے بعد چینوت پل کی چوڑائی دوبارہ نو نیزوں کے برابر ہو گئی۔متقی سروش اور آذر فرشتے کی مدد سے میں آسانی اور خوشی سے چینوت پل کو ہمت اور دلیری سے عبور کرگیا۔ اور مجھے مہر فرشتے، رشن منصف ، وائی ،طاقتور

فرشتے بہرام (*1)، دنیا میں اضافہ کرنے والے فرشتے اشتات اور مزدیسنائیوں کے نیک مذہب کے جلال کا تعاون حاصل تھا۔ اور مقدس لوگوں اور اُس جہان کے دیگر باسیوں کی ارواح نے جھک کر مجھے سلام کیا۔ اور میں ، اردا ویراف نے رشن منصف کو دیکھا جو اپنے ہاتھ میں پیلے رنگ کا سونے کا ایک ترازو پکڑے تھا، جس سے وہ نکوکاروں اور بدکاروں کو تولتا تھا۔
اس کے بعد متقی سروش اور آذر فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا: " آؤ، ہم تمہیں بہشت اور دوزخ دکھاتے ہیں؛بہشت کی روشنی اور شان، آسانی اورفراخی، نیکی اور سرور، خوشی اور راحت، شادمانی اور خوشبو جو نیکوکاروں کا اجر ہیں۔ اور ہم تمہیں دکھائیں گے وہ تاریکی اور تنگی، وہ رنج اور بدقسمتی، وہ تکلیف اور درد، وہ مصائب اوربیماری، وہ وحشت اور خوف، وہ اذیت اور تعفن، اور دوزخ میں دی جانے والی دوسری سزائیں جودیوؤں(*2)، جادگروں اور شیطانوں کا انجام ہیں۔ ہم تمہیں سچوں اور جھوٹوں کا مقام دکھائیں گے۔ ہم تمہیں اہورمزد اور امشاسپندان (مقرب فرشتے) پر مضبوط ایمان رکھنے والوں کا اچھا اجراور بہشت، اور جہنم کی ناپاکی، اور یزداں اور امشا سپندان کی ہستی (کا برحق ہونا) اور اہرمن اور دیوؤں کی نیستی(باطل) ، اور مُردوں کے جی اٹھنے اور حشر کے روزملنے والا بدن دکھائیں گے۔
ہم تمہیں ، وہ اجر جو اہورمزدا اور امشا سپندان نیکوکاروں

کوبہشت میں دیتے ہیں، دکھائیں گے۔ او ر ہم تمہیں مختلف سزائیں اور عذاب دکھائیں گے جو بدکاروں، ملعون اہرمن اور دیگر دیوؤں کودوزخ میں دیا جائے گا“۔
****

حاشیہ جات: باب پنجم

(*1): بہرام وہی فرشتہ ہے جس کے نام پر بھارت میں آتش بہرام نامی آتشکدہ تعمیر ہوا۔
(*2): جس طرح آہور مزدا کی مخالف قوت اہرمن ہے، اسی طرح فرشتوں کی مخالف قوت دیو ہیں۔

باب 6: ہمیستگان (برزخ)



میں ایک جگہ آیا اور میں نے لوگوں کی روحیں دیکھیں۔ جو ایک ہی حالت میں تھیں۔ میں نے ظفرمند متقی سروش اور آذر فرشتے سے پوچھا: ” یہ کون ہیں اور یہاں پر کیوں ہیں“۔ متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا، : ” اس جگہ کو ہمیستگان (ہمیشہ ساکن) کہتے ہیں، یہ روحیں حشر تک یہیں رہیں گی۔ یہ ان لوگوں کی روحیں ہیں جن کےنیک اعمال اور

گناہ دنیا میں برابر تھے۔ دنیا والوں سے (جا کر) کہو۔ آسانی سے حاصل ہو جانے والے ثواب کو لالچ اور آزاد سے مت گنواؤ ۔ جس کا ثواب گناہوں سے تین سروشو چرانام (اعمال تولنے کے لیے اوزان) زیادہ ہو گا وہ جنت میں جائے گا، اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے وہ دوزخ میں جائے گا۔ اور جس کے دونوں اعمال برابر ہوں گے وہ حشر تک ہمیستگان میں رہے گا ۔ ان کی سزا (موسم کی تبدیلی کی وجہ سے ہونے والی) گرمی اور سردی ہے، ان کے لیے کوئی اور مصیبت نہیں ہے“۔

باب 7 : مقام ستارہ

اسکے بعد میں نے مقام ستارہ پرپاؤں رکھا، جہاں ہومت (اندیشہ نیک) کی بہت زیادہ پزیرائی ہوتی ہے۔ اور میں نےپرہیزگاروں کی روحوں کو دیکھا جن کی چمک ستاروں کی طرح مسلسل بڑھ رہی تھی۔ اور اُن کے تخت اور نشست گاہیں بہت زیادہ روشن اور شاندار تھیں۔

میں نے متقی سروش اور آذر فرشتے سے پوچھا: " یہ کون سی جگہ ہے اور یہ کون لوگ ہیں"؟۔ متقی سروش اورآذر فرشتے نےجواب دیا: " یہ جگہ پایہ ستارہ ہے اور یہ وہ روحیں ہیں، جنہوں نے دنیا میں عبادت نہیں کی، گاتھا کی مناجات نہیں گائیں ، نزدیکی رشتوں میں شادی نہیں کی، اور انہوں نے سلطانی ، سرداری اور حکومت بھی نہیں کی، لیکن دوسرے اچھے اعمال کی وجہ سے یہ پارسا ٹھہرے"۔

باب 8 : پایہ ماه



جب میں نے دوسرا قدم بڑھایا، یہ پایہ ماه کے ہوخت (مقام گفتار نیک) پر تھا، جہاں نیک گفتگو کو پذیرائی ملتی ہے۔ اور میں نے نیک لوگوں کی ایک بڑی جماعت دیکھی۔

اور میں نے متقی سروش اور آذر فرشتے سے پوچھا: ” یہ کون سی جگہ ہے اورایسی شان والی روحیں کن لوگوں کی ہیں“؟۔ متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ جگہ پایہ ماہ ہے، اور یہ وہ ہیں، جنہوں نے دنیا میں عبادت نہیں کی، گاتھا کی مناجات نہیں پڑھیں، نزدیکی رشتہ داروں سے شادی نہیں کی، لیکن دوسرے نیک اعمال کےثواب کی وجہ سے وہ یہاں آئے ہیں. اور ان کی چمک چاند کی چمک کی مانند ہے“ ۔

باب9: پایہ خورشید



تب میں نے تیسرا قدم ہورشت(مقام کردار نیک) پر رکھا۔
جہاں پر نیک اعمال (ہورشت) کا پُرتپاک استقبال کیا جاتا ہے
،میں وہاں جا پہنچا۔ کہتے ہیں کہ اُس جگہ کی چمک سب سے
زیاہ ہے۔ کہ مقدس روحیں سونے کے تخت اور سونے سے
بنے فرش پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی

چمک سورج کی چمک کی مانند تھی۔

اور میں نے متقی سروش اورآذر فرشتے سے پوچھا: ” یہ کون سی جگہ ہے؟ اور یہ کون ہیں“؟۔ متقی سروش اور ادار فرشتےنے کہا: ” یہ پایہ خورشید ہے ہے؛ اوریہ اُن کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں اچھی بادشاہی ،حکمرانی اورسرداری کی“۔

باب10: بہشت

میں نے اپنا چوتھا قدم پُر آسائش مقام، گروتمان(بہشت کا ایک حصہ۔ نغمہ گھر) کی چمک پر رکھا۔ اور مرحوم لوگوں کی روحیں ہمارے پاس آئیں اور انہوں نے درود پیش کیا اور ستائش کی۔ اور وہ بولے: " اے پارسا، تم ایک فانی اور ناپاک دنیا سے یہاں ایک لافانی اور پرسکون دنیا میں کیسے آ گئے ہو؟۔ آپ حیات پیو تاکہ یہاں دائمی خوشی کو دیکھ سکو"۔
اس کے بعد اہور مزد کی آگ کا (نگران) فرشتہ آذر آگے آیا ، مجھے سلام کیا اور کہا: " اے اردہ ویراف، تم اچھے انسان ہو ، دنیا میں گیلی لکڑیاں مہیا کرنے والے ، مزدیسنا ئیوں کے پیغمبر" ۔ پھر میں نے سلام کیا اور کہا : " اے آذر فرشتے ، میں تمہارا وہ بندہ ہوں جس نے دنیا میں تم پر ہمیشہ لکڑیاں اور سات سال پرانی خوشبو ڈالی ہے اور تم مجھے گیلی لکڑیوں والا کہہ رہے ہیں"۔ تب اہورمزدا کی آگ کے فرشتے آذر نے کہا: " آؤ تاکہ میں تمہیں وہ دریا دکھاؤں جو مجھ پر ڈالی گئی تمہاری گیلی لکڑیوں سے پیدا ہوا ہے"۔
اور وہ مجھے ایک جگہ لے گیا اور مجھے ایک بڑے دریا کا نیلا پانی دکھایا اور کہا: " یہ وہ پانی ہے جو ان لکڑیوں سے رسا جو تم نے مجھ پر ڈالی تھیں"۔

باب،11: خدا، فرشتے اور روحانی قائدین

اس کے بعد امشا سپند وہومن (بہمن،مقرب ترین فرشتہ) اپنے سونے سے بنے تخت پر سے اٹھا، اور اس نے اندیشہ نیک ، گفتار نیک اور کردار نیک کے الفاظ کے ساتھ میرا ہاتھ تھاما اور مجھے اہورمزدا، امشا سپندان (مقرب فرشتگان) اور دیگر مقدس لوگوں کےمقام پر لے آیا۔ (جہاں) زرتشت سپتما ں، کی گشتاسپ (*1)، جاماسپ (*2) زرتشت کا بیٹا ایست واستر اور مذہب کے دیگر علمبرداروں اور پیشواؤں کی روحیں تھیں۔ اُن جیسی شان کے مالک اور نکوکار میں نےکبھی نہیں دیکھے تھے۔

بہمن نے کہا : " یہ اہورمزدا ہے، میں نے دعا کی لیکن پیشر اس کے کہ میں اس کی عبادت کروں ۔ اُس نے مجھے کہا: " تم پر سلام ہو، اردہ ویراف تمہارا خیر مقدم ہے۔ تم اس فانی دنیا سے اس روشن دائمی دنیا میں آئے ہو۔ اور اس نے متقی سروش اور آذر فرشتے کو حکم دیا : " اردہ ویراف کو لے جاؤ اور اسے پرہیزگاروں کی جگہ اور انہیں ملنے والا اجر دکھاؤ اور بدکاروں کو ملنے والی سزا"۔

پھر متقی سروش اور آذر فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے گئے۔ میں نے امشا سپندان دیکھے اور دوسرے فرشتے دیکھے۔ میں نے

کیومرث(*3) کے نگہبان فرشتے، زرتشت، کی گشتاسپ، فرشوشتر(جاماسپ کا بھائی)، جاماسپ اور دین کے دوسرےمقدس لوگ اور پیشوا دیکھے۔
****

حاشیہ: باب **11**

(*1): ایرانی بادشاہ جس نے زرتشت مذہب قبول کرنے کے علاوہ اسے رائج کیا۔
(*2): جاماسپ ، گشتاسپ کے دربار کا وزیر اعظم تھا۔ ایرانی کے اوّلین فلسفیوں میں شمار ہوتا ہے۔ جاماسپ نامہ میں ذکر ہے کہ وہ موبدان موبد (اعلی ترین پجاری) تھا، جس نے زرتشت کے بعد گشتاسپ کے دربار میں یہ عہدہ سنبھالا۔
(*3): کیومرث وہ پہلا انسان تھا جسے آہور مزدا نے پیدا کیا۔ اوستا کے مطابق یہ پہلا انسان تھا جس نے اہور مزدا کی عبادت کی۔ فردوسی کے شاہنامے میں اس کا نام پیش داد لکھا ہوا ہے۔ جو ایران کے سلسلہ پیشدادیان کا پہلا شہنشاہ تھا، اس نے تیس سال حکومت کی۔

باب، 12: دوسری بابرکت روحیں

میں ایک جگہ آیا اور روشن فکروں کی روحوں کو دیکھا جو چل رہی تھیں اور درخشانی کے حوالے سے دوسری تمام ارواح سے برتر تھیں۔ تمام دوسری ارواح سے روشن تر، بلند تر ان ارواح کو اہورمزد ا کی روشنی کے کمال نے مزید سرفراز کیا تھا۔ اور میں نے کہا: " روشن فکروں کی ارواح ، تم دوسری ارواح سے برتر ہو اور مجھے بہت درخشاں لگ رہی ہو"۔

میں نےوہ روحیں دیکھیں جنہوں نے دنیا میں گاتھا کی مناجات گائیں اور یشت (واجب عبادات) ادا کیں۔ اور مزدیسنائیوں کے مذہب پر ثابت قدم رہے جو اہورمزدا نے زرتُشت کو سکھایا تھا۔ جب میں آگے بڑھا تو وہ سونے اور چاندی کی کشیدہ کاری سے مزین ملبوسات پہنے ہوئے تھے،۔ اُن کے لباس اُن تمام درخشاں تر لباسوں سے درخشاں ترین تھے جو مجھے وہاں نظر آئے۔

میں نےاُن کی روحیں دیکھیں جنہوں نے محرمات سے شادی کی تھی(*1)۔ جن سے روشنی آ رہی تھی ۔ جن کی رہائش گاہوں سے اٹھنے والی روشنی میں ہر وقت اضافہ ہو رہا تھا۔ جو میری نظروں کو بہت عالی لگا۔

میں نے اچھے حکمرانوں اور شہنشاہوں کی روحیں بھی دیکھیں۔ جن کی عظمت، خوبی، قوت اور ظفرمندی میں ہر لمحے اضافہ ہو رہا تھا۔ کہ جب میں نے انہیں وہ اپنی سونے

کی شلواروں میں شان سے چلتے دیکھا ۔تو وہ مجھے عالی لگے۔اور میں نے سچ بولنے والے بزرگوں کی روحوں کو دیکھا جو بہت شان و شوکت سے چل رہےتھے۔ اوریہ منظر مجھے بہت اچھا لگا۔

****

حاشیہ: باب 12

(*1): محرمات سے شادی کے لیے جو لفظ دینکارد میں استعمال ہوا ہے۔ وہاں محرمات سے شادی سے مراد بہن بھائی، باپ بیٹی، ماں بیٹا کی آپس میں شادی ہے۔ لیکن جدید زرتشتی سوچ یا دعوؤں کے مطابق اس سے مراد بھائی کا بیٹے یا بیٹی ، بہن کے بیٹے یا بیٹی سے شادی ہے۔

باب:13

اور میں نےاندیشہ نیک، گفتار نیک اور کردار نیک کی مالک عورتوں کی روحیں دیکھیں جو شوہروں کو اپنا آقا تصور کرتی تھیں۔ جو سونے اور چاندی سے کڑھائی کئے گئے ملبوسات پہنے ہوئے تھیں جن پر موتی جڑے ہوئے تھے۔ اور میں نے پوچھا: " ایسی شان والی یہ روحیں کون ہیں؟"۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " یہ ان عورتوں کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں پانی کی تکریم کی، آگ کی تکریم کی، زمین اور درختوں کی تکریم کی، مویشیوں اور بھیڑوں کی تکریم کی اور ہر اس چیز کی (تکریم کی) جسے اہومزدا نے پیدا کیا ہے۔ انہوں نے یزشن اور درون کی تقریبات ادا کیں اور یزداں کی عبادت کی اور اُس کے حضور دعائیں کیں۔ اور آسمان پر موجود اور زمین پر موجود و فرشتوں کو شادمان کیا۔ اور اپنے شوہروں کی خوشنودی، یگانگی ،ترسانی (ڈرنے کی کیفیت) اور فرمانبرداری کرتی تھی اور انہیں اپنا آقا سمجھتی تھیں۔ اور وہ مزدیسنائیوں کے مذہب کے بارے میں شکوک و شبہات نہیں رکھتی تھیں۔ نیک اعمال کے لیے مستعد اور گناہوں سے اجتناب کرنے والی تھیں"۔ اور مجھے وہ عالی لگیں۔

باب: 14

میں نے یزدان کی فرمائی ہوئی دینی قربانیوں اور یزشن کو ادا کرنے والوں کی روحیں دیکھیں۔ وہ دوسری روحوں سے بلند مقام پر بیٹھے ہوئی تھیں۔ اور جنہیں مقدس کلام زبانی یاد تھا ۔ وہ آسمان کی مانند بلندی پر کھڑی تھیں ، وہ مجھے عالی لگیں۔
میں نے ثناخوانوں اور خدا کی عبادت کرنے والوں کی روحوں کو اُس روشنی میں دیکھا، اور اس عالی مقام پرانہیں دیکھ کر مجھے اچھا لگا۔

میں نے ان لوگوں کی روحیں دیکھیں جنہوں نے تمام مذہبی تقریبات انجام دیں۔ اور خدا کی عبادت ادا کی اور اس کی پیشوائی کی۔ جو دوسری روحوں سے بلند مقام پر پراجمان تھیں اور ان کے نیک اعمال بہشت تک بلند تھے۔ اور مجھے یہ عالی لگیں۔
میں نے جنگجوؤں کی روحیں دیکھیں۔ جو بادشاہوں کی روحوں کے ساتھ انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ چل رہیں تھیں۔ اور ان دلاوروں کا سامان حرب بہت مہارت سے بنا ہوا تھا ، اور سونے سے بنے ہتھیارجن پر موتی جڑے تھے اور خوبصورت کشیدہ کاری اور تزئین ہوئی تھی، اور ان کی شاندار شلواریں۔ وہ طمطراق، قوت اور ظفرمندی کے

مالک تھیں۔ اور یہ مجھے عالی لگیں۔
اور میں نے ان کی روحوں کو دیکھا جنہوں نے دنیا میں بہت زیادہ خرفستروں (موذی جانوروں) کوقتل کیا۔ اور پانی ، مقدس آگ، عام آگ، درختوں اور زمین کی ہمیشہ بڑھتی خوشحالی کی خوش بختی ان پر چمک رہی تھی۔ اور وہ عالی مقام اور آراستہ تھیں، اور یہ مجھے عالی لگیں۔
اور میں نے ایک شاندار جگہ پر شاہانہ اور پر شکوہ دبیز لباس میں ملبوس کسانوں کی روحیں دیکھیں، وہ کھڑے ہو کر پانی، زمین، درختوں اور بھیڑوں کی روحوں کے سامنے ثنا کر رہے تھیں۔ اور وہ سپاس گزاری، ثنا اور دعائے خیر کر رہے تھیں۔ اُن کے تخت بڑے تھے اور وہ اونچے مقامات پر بیٹھی تھیں ان کے تخت بھی اچھے ہیں اور ان کے مقام بھی اچھے ہیں۔ اور مجھے وہ عالی لگیں۔

میں نے کاریگروں کی روحیں دیکھیں جو زمین پر اپنے حکمرانوں اور سرداروں کی خدمت گزار رہے۔ وہ شاندار اور تابناک قالین سے ڈھکے تخت پر بیٹھی تھیں۔ مجھے وہ بہت عالی لگیں۔

باب: 15

اور میں نے چرواہوں کی روحیں دیکھیں۔ جو دنیا میں
چوپایوں اور بھیڑوں کو پالتے اور کھلاتے تھے اور انہیں
بھیڑیوں، چوروں اور ظالم انسانوں سے بچاتے تھے۔ اور
مقررہ وقت پر پانی، گھاس اور خوراک دیا کرتے تھے۔ اور
انہیں شدید سردی اور گرمی سے محفوظ رکھتے تھے۔ اور
صیح وقت پر نر کو (مادہ تک) رسائی کی اجازت دیتے
تھے، اور غیر مناسب وقت پر روک دیتے تھے۔ اور اپنے ہم
عصر لوگوں کو کافی فوائد ، منفعت، نیکی ، کھانا اور لباس
بہم پہنچاتے تھے۔ اُن کی روحیں روشنی میں اور آراستہ
حالت میں خوشی اور اطمینان سے چلتی تھیں۔
اور میں نے بہت سے سونے کے تخت دیکھے جن پر نفیس
قالین اور بہت قیمتی کپڑوں سے بنے ہوئے گدے پڑے تھے۔
اِن کے اوپرصاحبان خانہ اور منصف بیٹھے ہوئے تھے۔ جو
گاؤں میں خاندانوں کے سربراہ تھے اور انہوں نے ثالثی اور
سربراہی کی اورویران جگہوں کو آباد کیا۔ اور لوگوں کے
فائدے اور زراعت میں بہتری لانے کیلئےوہ بہت سی نہریں
اور چشمے لے آئے۔ اور وہ پانی ، درختوں اور مویشیوں کے
محافظ فرشتوں کے سامنے ظفرمندی سے کھڑے ہوئے تو ان
پرہیزگاروں نے انہیں آفرین کہا، اور ان کی ثنا اور سپاس
گذاری کی۔ اور مجھے یہ بہت عالی لگے۔
اور میں نے باایمان ، دین کے اساتذہ اوراحکام دین کی

جستجو کرنے والوں کی روحیں دیکھیں۔ جو ایک بڑے اور شاندار تخت پر بیٹھی تھیں۔ اور وہ مجھے بہت عالی لگیں ۔
اور میں نے دوسروں پر احسان کرنے والے اور صلح کروانے والوں کی مہربان روحیں دیکھیں ۔ اُن کی روحوں کی روشنی ستاروں، سورج اور چاند کی مانند تھی، ان کی درخشندگی ہر لمحے بڑھ رہی تھی۔ اور وہ اس روشنی میں بہت اطمینان اور خوشی سے گھوم رہی تھیں۔ اور وہ مجھے بہت عالی لگیں۔
میں نے پارساؤں کی روشن دنیا دیکھی جو کائنات کی سب سے روشن جگہ ہے، آسائشوں اور راحتوں سے بھرپور، میٹھی تلسی کی خوشبو سے لبریز، ہر قسم کی شگفتگی، روشنی، پرشکوہ، ا ہر خوشی اور سکھ سے بھرپورجس سے کسی کی طبیعت سیر نہیں ہوتی۔

باب:16، دوزخ



بعد میں متقی سروش اور آذر فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آگےبڑھا۔ اور آگے بڑھتے بڑھتے میں ایک اور جگہ آیا اور وہاں ایک بڑا اور دریا دیکھا جو دوزخ کی مانند وحشت ناک تھا۔ اس دریا کے کنارے پر بہت سی روحیں اور نگہبان فرشتے موجود تھے۔ ان میں سے کچھ دریا عبور نہیں کر سکتے تھے، کچھ بہت ہی مشکل سے عبور کر پائے تھے اور کچھ نے اسے آسانی سے عبور کر لیا۔اور میں نے پوچھا: ” یہ کون سا دریا ہے؟ اور یہ کون لوگ ہیں جو اس قدر اُداس

کھڑے ہیں؟“۔



سروش متقی اور آذر فرشتے نے جواب دیا: ” یہ دریا اُن بے شمار آنسوسے بنا ہے جو لوگوں نے مرنے والوں کیلئے بہائے ہیں۔ انہوں ماتم کرتے اور روتے وقت آنکھوں سے آنسو بہائے ۔ انہوں نے دینی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آنسو بہائے جن سے یہ دریا بھر گیاہے۔ جو اسے پار نہیں کر پا رہے ، یہ وہ لوگ ہیں جن کے مرنے پر بہت زیادہ ماتم اور آہ و زاری ہوئی تھی۔ اور وہ جو آسانی سے پار کر رہے ہیں اُن پر کم رویا گیا۔
دنیا کو بتانا، (لوگو) جب تم دنیا میں ہوتے ہو تو دینی احکام

کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ماتم اور رونا دھونا نہ کیا کرو، کیونکہ اسی مناسبت سے مرنے والے کی روح کو مصائب اور سختی کا سامنا کرنا پڑتا ہے“۔

باب: 17

میں دوسری بار چینوت پُل پر واپس آیا ۔میں نے گناہگاروں میں سے ایک کی روح کو دیکھا۔ (موت کے بعد کی) پہلی تین راتوں میں اُس روح کو اتنی بدی اور گھناونے پن کا سامنا ہوا۔ کہ ایسی سختی کا اُسے دنیا میں کبھی سامنا نہیں ہوا ہو گا۔ میں سروش متقی اور آذر فرشتے سے پوچھا: ''یہ روح کس کی ہے''؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: '' یہ گناہگاروں کی روح ہے جولاش کے سرہانے گردش کر رہی ہے اور یہ کلام مقدس (گاتھا) پڑھ رہی ہیں، '' اے پیدا کرنے والے اہورمزدا، میں کہاں جاؤں اورکس سے پناہ طلب کروں''۔ اور اُس رات اُس پر اس قدر مصائب اورسختی نازل ہوئی ہے جیسے دنیا میں وہ انسان بہت زیادہ بدی اور سختی کے ساتھ زندہ رہا ہو۔ اس کے بعد ایک سرداورمتعفن ہوا اُس کی طرف بڑھی اور اُس روح کو یوں محسوس ہوا کہ وہ شمال کی جانب سے آئی ہے(1*)، دیوؤں کی جگہ سے ، اتنی متعفن ہوا کہ اُس نےدنیا میں ہرگز اس کا تصور بھی نہ کیا ہو گا۔ اور اُس فضا میں اُسے اپنا مذہب اور اعمال ایک بدکردار ، گندی اور پاگل عورت کے روپ میں نظر آئے، گھٹنے آگے کو نکلے ہوئے، کبڑی، اتنے زیادہ داغ کہ ایک داغ دوسرے سے جڑا ہوا ہے، گناہگار ترین، بھیانک ترین اور مہیب مخلوق

(خرفستر) کی طرح، گندی اور بدبودار ترین، کہ اُس جیسی میں نے پہلے نہیں دیکھی تھی۔
پھرگناہگار روح نے پوچھا: ”تم کون ہو، کہ اہورمزدا اور اہرمن کی مخلوق میں سے کوئی بھی اتنا بدصورت، گندا اور مہیب میں نے نہیں دیکھا“۔
وہ اس سے بولی: ” میں تمہارے برے اعمال ہوں،اے بد اندیشہ ،بد گفتار، بدکردار اور بد کار دین جوان۔ یہ تمہاری خواہشات اور برے اعمال کا نتیجہ ہے کہ میں تمہیں اس قدربدصورت اور نیچ، بوڑھی اور بوسیدہ ، بدبودار اور پریشان حال نظر آ رہی ہوں“۔ جب تم دیکھتے تھے کہ کوئی یزیشن اور درون کی ادائیگی، یزداں کی ثنا اور عبادت کر رہا ہے، اور پانی اور آگ، بھیڑوں، درختوں اور دوسری نیک مخلوق کی حفاظت کر رہا ہے، تقدیس کر رہا ہے، تو تم نے اہرمن اوردیوؤں کی خواہشات پر عمل کیا ۔ اور جب تم نے دیکھا کہ کوئی دور اور نزدیک سے آنے والے نیک اورمستحق لوگوں کے فائدے کیلئےنیکی، شائستگی اور ثواب کے کام کر رہا ہے اور اُن کی مہمان نوازی کر رہا ہے۔ اور تحائف و خیرات دیتا ہے ۔ تو اس سے دریغ کرتا تھا اور دروازہ بند کر لیا کرتا تھا۔ بیشک میں ناپاک تھی لیکن تم نے مجھے ناپاک ترکر دیا۔ اورمیں بیشک بھیانک تھی لیکن تم نے مجھے بھیانک تر کر دیا۔ میں بیشک سہمگین (سہمی ہوئی، ڈر ی ہوئی) تھی لیکن تم نے مجھے سہمگین تر کر دیا۔ میں بیشک شمالی علاقے(اہرمن اوردیوؤں کا علاقہ) میں موجود

تھی تم نے مجھے مزید شمال میں بھیج دیا۔جس کی وجہ
تمہارا اندیشہِ بد، گفتارِ بد اور کردارِ بد تھا جس کا تم نے
مظاہرہ کیا۔ تمہاری اہرمن اور اُس کے ناپاک ساتھیوں کی
پرستش کے بعد طویل عرصے تک وہ مجھے مسلسل لعن
طعن اور ملامت کرتے رہے“۔
اس کے بعد اس بدکار کی روح نے دُش ہُمت(اندیشہِ بدکا مقام)
پر پہلا قدم رکھا، دوسرا قدم دُش ہوخت(گفتار بدکا مقام) پر
اور تیسرا دُش ہورشت(کردار بد کا مقام) پر اور چوتھے قدم
کے ساتھ وہ دوزخ میں چلی گئی۔
****

حاشیہ: باب 17

(*1): زرتشتی عقائد کے مطابق اہرمن اور دیوؤں کا مقام
شمال کی جانب ہے۔

باب: 18

اس کے بعد سروش متقی اور آذر فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑا جس سے بغیر کوئی گزند پہنچے میں (چینوت پُل پر سے) گزرگیا۔ وہاں میں نے اس درجہ سردی , تنگی، گرمی اور تعفن دیکھا کہ اس جیسادنیا میں نہ کبھی میں دیکھا تھا اور نہ سُنا تھا۔ آگے جا کر میں نے دوزخ کے لالچی جبڑے دیکھے، خوفناک ترین گڑھے کی مانند، ایک تنگ اور خوفناک جگہ میں ڈھلائی میں اترتے ہوئے، اتنا اداس اندھیرا کہ ہاتھ پکڑنا ضروری تھا، اور اتنی سخت تعفن کہ کوئی اسے سونگھے تو لڑکھڑا کر وہیں گر پڑے، اور اتنی تنگ قید کہ کوئی سامنا نہ کر پائے، اورجو بھی وہاں موجود تھا وہ سوچتا ہے کہ ”میں اکیلا ہوں“، اور جب تین دن اور تین راتیں گزر جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے، ” نو ہزار سال گزر چکے ہیں اور وہ مجھے آزاد نہیں کریں گے“ (1*)۔

ہر جگہ موذی جانور تھے جن میں سے سب سے چھوٹے بھی پہاڑوں جتنے بلند تھے ۔ اور وہ بدکاروں کی روحوں کو پکڑ کر چیر پھاڑ کرتے ہیں اور یوں ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں جیسے کتے ہڈیوں کوچباتے ہیں۔ اور میں متقی سروش اور مضبوط و فاتح آذر فرشتے کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے آسانی سے نکل آیا۔

* *

* *

حاشیہ:

(*1): زرتشتی عقائد کے مطابق نو ہزار سالوں بعد میدان محشر سجے گا۔

باب: 19

میں آگے ایک جگہ آیا اور ایک آدمی کی روح دیکھی، ایک بڑے تیر کی مانند ایک سانپ اس روح کی پشت میں داخل ہو کر منہ کے راستے باہر نکل آتا تھا، اور بہت سارے سانپ اس کے باقی اعضا سے لپٹے ہوئے تھے۔ میں نے متقی سروش اورآذر فرشتےسے پوچھا: ” اس جسم نے کن گناہوں کا ارتکاب کیا تھا کہ اس کی روح اس شدید عذاب کا شکار ہے“۔

متقی سروش اور ادار فرشتے نے یوں کہا: ” یہ اس بدکار آدمی کی روح ہے دنیا میں، جو دنیا میں لواطت کا مرتکب ہوا اور اس نے ایک آدمی کے (عضو تناسل کو اپنے) جسم میں آنے کی اجازت دی، اب اس کی روح اتنے شدید عذاب سے دوچار ہے“۔

باب: 20

میں ایک جگہ آیا اور ایک عورت کی روح دیکھی جسے ہر وقت مردوں کی نجاست اور گندگی کے طشت بھر بھر کر کھانے کیلئے دیئے جا رہے تھے۔اور میں نے پوچھا: " اس جسم نے کون سا گناہ کیا ہے کہ اس کی روح کو اس قدر شدید سزا دی جا رہی ہے"۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس نے ایامِ حیض میں پرہیز نہیں کیا اور دینی احکام کے خلاف پانی اور آگ کے نزدیک گئی"۔

باب:21

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جس کے سر کی جلد کھینچی جا رہی تھی اور اس ایک دردناک موت سے گزارا جا رہا تھا۔ اور میں نے پوچھا: " اس جسم نے کون سے گناہ کا ارتکاب کیا تھا کہ اس کی روح ایسی سزا کا شکار ہے"؟ ۔
متقی سروش اور آذر فرشتہ نے کہا: "یہ ایک ایسے بدکار کی روح ہے جس نے دنیا میں ایک متقی شخص کو قتل کیا تھا"۔

باب:22

میں نے ایک مرد کی روح دیکھی جس کے منہ میں عورت کی گندگی اور حیض کی نجاست ڈالی جا رہی تھی اور وہ ہر وقت اپنے بیٹے کو پکا کر کھا رہا تھا۔اور میں نے پوچھا: ” یہ جسم کس گناہ کا مرتکب ہوا کہ اس کی روح اس عذاب سے دوچار ہے“؟ ۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے یوں کہا: ” یہ اس بدکار آدمی کی روح ہے جس نے دنیا میں ایک حائضہ عورت سے جماع کیا اور ایک بار ایسا کرنے سے ساڑھے پندرہ ہزار تنافور گناہ ہوتاہے “ (*1)۔

****

حاشیہ:

(*1): حائضہ سے مباشرت کرنے کا گناہ ساڑھے پندرہ ہزار تنافور اور ایک تنافور کا کفارہ 1200 درہم ہے۔

باب:23

اور میں نے ایک ایسی آدمی کی روح دیکھی جو بھوک اور پیاس کی شدت کی وجہ سے ہر وقت یوں چلا رہا تھا ”میں مر جاؤں گا“۔ اور اپنے سر اور داڑھی کے بال نوچ رہا تھا اور بہت حریصانہ انداز سے خون پی رہا تھا اور اس کے منہ سے جھاگ بہہ رہی تھی۔اور میں نے پوچھا: ” اس جسم نے کونسا گناہ کیا تھا کہ اُس کی روح ایسی سزا پا رہی ہے “؟ ۔ متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار کی روح ہے جو دنیا میں خُرداد (فرشتے کا نام)کا پانی اور امرداد(فرشتے کا نام) کی سبزیوں کو دینی احکام کے خلاف تصرف میں لایا(*1)۔ کھانے اور پینے کے دوران بہت باتیں کیا کرتا تھا اور کبھی شکر ادا نہ کیا۔ خرداد کے پانی اور امرداد کی سبزیوں کی حقارت کرتے ہوئے یشت کبھی ادا نہ کی۔ اب اس روح کو ایسے سخت عذابسے گزرنا ہو گا“۔

حاشیہ:

(*1): خُرداد پانی کا فرشتہ ہے اور امرداد نباتات کا فرشتہ ہے۔ کھانے سے پہلے ان کی تقدیس کی جاتی ہے۔ کھانے کے دوران باتیں کرنا سختی سے منع ہے، جس کی سزا خون پینا ہے۔

****

****

باب:24

میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جو اپنے پستانوں سے دوزخ کے اندر لٹکی ہوئی تھی اور خرفستر(مہیب جانور) اس کے پورے جسم سے چمٹے ہوئے تھے-اور میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کیا گناہ سرزد ہوا کہ اُس کی روح کو ایسی سزا دی جا رہی ہے“؟-

متقی سروش اور آذر فرشتے نے یوں کہا: ” یہ اُس بدکار عورت کی روح ہے جس نے دنیا میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر اپنے آپ کو دوسرے مردوں کے سپرد کیا اور زنا کی مرتکب ہوئی“-



باب:25

اور میں نے بہت سے مردوں اور عورتوں کی روحیں دیکھیں جن کی ٹانگوں، گردن اور درمیانی حصوں کو خرفستر چبا کر ٹکڑے ٹکڑے کر رہے تھے۔ اور میں نے پوچھا: '' ان جسموں نے کونسے گناہ کیے جو اس سزا کے حقدار ہوئے؟''۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے یوں کہا: ''یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جو دنیا میں ایک پاؤں میں جوتا پہنتے تھے (*1)، اور بے نقاب گھومتے تھے، کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اور دیوؤں کی پرستش کرتے تھے''۔

****

حاشیہ:

(*1) کتاب کے حاشیے میں درج ہے کہ ایک پاؤں میں جوتا پہننے سے مراد ننگے پاؤں ہو سکتا ہے جو کتابت کی غلطی سے ایک پاؤں میں جوتا پہننا لکھا گیا

باب:26

اور میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جو ہر وقت اپنی زبان کھینچ کر گردن تک لے آتی تھی اور وہ ارد گرد کے ماحول سے سے کٹی ہوئی تھی-اور میں نے پوچھا: ” یہ کس کی روح ہے“؟-

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جو دنیا میں اپنے شوہر و آقا کے ساتھ زبان درازی کرتی تھی“-

باب27

اور میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جسے قفیز (حجم ناپنے کا پیمانہ) اور دولک (حجم ناپنے کا پیمانہ) سے دھول اور راکھ کی پیمائش کرنے پر مجبور کیا جاتاتھا اور پھر وہ اسے کھانے کو دی جاتی۔ اور میں نے پوچھا: ''اس جسم نے کونسا گناہ کیا ہے کہ اس کی روح کو یہ سزا ملی''؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے یوں کہا: ''یہ ایسے بدکار آدمی کی روح ہے جس نے دنیا میں نہ صیح قفیز رکھا، نہ صیح دولک اور نہ اوزان ۔ شراب میں پانی ملایا، اناج میں مٹی ڈالی اور لوگوں کوزیادہ قیمت پر فوخت کیا اور یوں نیک لوگوں سے چُرانے والا بنا''۔

باب:28

میں نے ایک آدمی کی روح کو سر جھکائے ہوئے دیکھا اور ہر وقت پچاس دیو اسےآگے اور پیچھے سے ایک سانپ کوڑوں کی طرح مار رہے تھے۔ اور میں نے پوچھا : ” اس جسم نے کون سا گناہ کیا ہے جو اس کی روح اس سزا کی شکار ہوئی“؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ”یہ ایک ایسے آدمی کی روح ہے جس نے دنیا میں بُری حکمرانی کی، یہ لوگوں پر ظلم ڈھاتا اور انہیں قتل کرتا تھا اور انہیں مختلف عذاب اورسزائیں دیتا تھا“۔

باب:29

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جس کی زبان منہ سے باہر لٹک رہی تھی جسے خرفستر چبا رہے تھے۔ اور میں نے پوچھا: ” اس جسم نے کون سا گناہ کیا ہے جو اس کی روح اس سزا کی شکار ہوئی“؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے یوں کہا: ”یہ ایسے آدمی کی روح ہے جو دنیا میں غیبت کرتا تھا اورلوگوں کو آپس میں لڑاتاتھا۔ اس کی روح آخر میں جہنم بھاگ گئی“۔

باب:30

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جس کے اعضا ہر لمحے
ٹوٹ رہے تھے اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہو رہے
تھے۔اور میں نے پوچھا: " اس جسم نے کون سا گناہ کیا ہے؟
کہ اس کی روح کو ایسا عذاب دیا جا رہا ہے"؟ ۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: "یہ اس بدکار کی روح
ہے جس نے دینی احکام کے خلاف ورزی کرتے ہوئے بہت
زیادہ گائیوں، بھیڑوں اور دیگر چوپایوں کو ذبح کیا"۔

باب: 31

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جس کے سر اور پاؤں پر شکنجہ کسا ہوا تھا اور ہزار دیو اسے پاؤں سے کچل رہے تھے اوراُسے بہت بے رحمی اور بے دردی مار رہے تھے۔
اور میں نے پوچھا: " اس جسم نے کونسے گناہ کا ارتکاب کیا ہے"؟ ۔
متقی سروش اور آذر فرشتے جواب دیا: " یہ ایک ایسے بدکار کی روح ہے جس نے دنیا میں بہت زیادہ دولت جمع کی، اور اسے نہ اپنے اوپر خرچ کیا اور نہ کسی دوسرے کو دی اور نہ ہی کسے اچھے کام پر صرف کی، بس تجوری میں بند رکھا"۔

باب:32

میں نے ایک سُست اور زندگی سے لاپرواہ آدمی کی روح دیکھی جسے وہ داوان کہتے تھے۔ جس کے پورے جسم کو ہر وقت خرفستر چبا رہے تھے لیکن دائیں پاؤں کو گزند نہیں پہنچا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ”اس جسم نے کس گناہ کا ارتکاب کیا ہے“؟ ۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے جواب دیا: ” یہ ایک سُست آدمی کی روح ہے کہ جب تک دنیا میں رہا، اس نے کوئی اچھا کام نہیں کیا سوائے اس کے کہ اس کے دائیں پاؤں کی ٹھوکر سے گھاس کا ایک گٹھا ہل چلانے والے ایک بیل کے سامنے گر گیا تھا“۔

باب:33

میں نے ایک انسان کی روح دیکھی جس کی زبان ایک کیڑا چبا رہا تھا۔اور میں نے پوچھا: ”اس جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے“؟ ۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے یوں جواب دیا: ” یہ ایسے بدکار کی روح ہے جو دنیا میں بہت زیادہ جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیتا تھا، اور اس سے دوسری مخلوق کو بہت زیادہ تکلیف اور اذیت کا سامنا ہوا “ ۔

باب: 34

میں نے ایک ایسی عورت کی روح دیکھی جس کے تمام جسم کو خرفستر چبا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ”اس جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے“؟ ۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ ایک ایسی بدکار عورت کی روح ہے جو دنیا میں اپنے بال اور بالوں کے بل آگ پر سنوارا کرتی اور سر کے بال، اُن کی خشکی اور جسم کے بال آگ میں پھینکا کرتی تھی۔ اور آگ کو اپنے جسم کے نیچے رکھتی اور خود اوپر ہوتی “ (*1)۔
حاشیہ: (*1)، ناپاکی کی حالت میں آگ کے نزدیک جاتی
****

******

باب 35

اور میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جو ہر وقت اپنے دانتوں سے اپنا سوکھا فضلہ چبا اور کھا رہی تھی-اور میں نے پوچھا: ” یہ کس کی روح ہے“؟-

متقی سروش اور آذر فرشتے نے یوں جواب دیا: ” یہ ایک ایسی بدکار عورت کی روح ہے جو دنیا میں جادو ٹونا کرتی تھی “-

باب 36

اور میں نے ایک مرد کی روح دیکھی جو دوزخ میں ایک سانپ کی شکل دھارے ایک ستون کی مانند کھڑی تھی، اس کا سر انسانوں جیسا تھا اور نیچے کا دھڑ سانپوں کی مانند تھا۔اور میں نے پوچھا: ” اس جسم نے کس گناہ کا ارتکاب کیا ہے“؟ ۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نےکہا: ” یہ ایک ایسے بدکار مرد کی روح ہے جو دنیا میں ارتداد کا مرتکب ہوا اور ایک سانپ کی شکل میں دوزخ میں بھاگ آیا “۔

باب: 37

اور میں نے دوزخ میں بہت سے مرد وں اور عورتوں کی روحیں دیکھیں جو دوزخ میں سر جھکائے کھڑی تھیں اور ان کے پورے جسم کو ہر وقت سانپ بچھو اور خرفستر چبا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ” یہ کن لوگوں کی روحیں ہیں“؟۔
متقی سروش اور ادار فرشتے نے یوں جواب دیا: ” یہ ان لوگوں کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں پانی اور آگ کی پرواہ نہ کی، پانی اور آگ کو خراب کیا اور جان بوجھ کر آگ کو بجھایا“۔

باب:38

میں نے ایک ایسے انسان کی روح بھی دیکھی جسے انسانی گوشت اور سوکھا فُضلہ خون, گندگی، غلاضت اور تعفن کے ساتھ کھانے کو دیا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کونسا گناہ ہوا ہے“؟ ۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ ایک ایسے نابکار آدمی کی روح ہے جو اپنی زندگی کے دوران آگ اور پانی میں اپنی جسمانی کثافتیں(ناخن، میل وغیرہ) ،مُردار اور اپنا اور دوسرے انسانوں کا فضلہ پھینکتا تھا۔ اور یہ ہمیشہ مُردار اور الودگی کو اکیلے ہی اٹھائے پھرتا تھا اور اپنے پیشے کے دوران اس نے غسل نہیں کیا “۔

باب:39

میں نے ایک مرد کی روح دیکھی جو ہر وقت مردوں کی کھال اور گوشت کھا رہی تھی۔اور میں نے پوچھا: ” یہ کس کی روح ہے“؟ ۔

متقی سروش اورآذرفرشتے نے کہا : ” یہ اس بدکار مرد کی روح ہے جو دنیا میں مزدوروں کی اُجرت، اور شراکت داروں کے حصص کی ادائیگی روکے رکھتا تھا اور اب روح کو سخت عذاب کا سامنا ہے“۔

باب 40

اور میں ایک آدمی کو بھی دیکھا جو اپنی کمر پر ایک پہاڑ اٹھائے ہوئے تھا، اور برف اور سردی میں بھی وہ پہاڑ اس کی کمر پر تھا۔ میں نے پوچھا: " اس جسم سے کس گناہ کا ارتکاب ہوا تھا"؟ ۔

متقی سروش آذرر فرشتے نے کہا: " یہ ایک ایسے بدکار کی روح ہے جس نے دنیا میں لوگوں کے بارے میں بہت نامناسب اور گھٹیا الفاظ استعمال کیے تھے اور اب اس کی روح کو ہر وقت اس شدید ٹھنڈ کے عذاب کاسامنا ہے"۔

باب:41

اور میں نے ایک مرد کی روح دیکھی جسے نجاست، خشک فضلہ اور گندگی کھانے کیلئے دی جا رہی تھی اور اُسے کلہاڑوں اور پتھروں سے مارا جا رہا تھا۔میں نے پوچھا: ” یہ جسم کس گناہ کا مرتکب ہوا کہ اس کی روح کو اس قدر سخت عذاب دیا جا رہا ہے“؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار آدمی کی روح ہے جو ایک گرم حمام جس میں بہت زیادہ لوگ آئے تھے، اس نے جسم کی میل اور گندگی کو پانی، آگ میں اور فرش میں ڈال دیا، اور پارسال لوگ اندر گئے اور گندے ہو کر باہر آئے“۔

باب:42

اور میں نے بہت سے لوگوں کی روحوں کو دیکھا جنہیں رُلایا جا رہا تھا اور وہ فریادیں کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ” یہ کون لوگ ہیں“؟۔
متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان لوگوں کی روحیں ہیں جن کی ماں ہی اُن کا باپ تھی(ناجائز بچے) اور جب یہ پیدا ہوئے تو باپ نے انہیں تسلیم نہ کیا اور اب یہ ایک باپ کیلئے ماتم کرتے ہیں“۔

باب:43

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جس کےقدموں پر چند بچے گرے اور مسلسل چلا رہے تھے۔ اور دیو کتوں کی مانند اس کو جھپٹ رہے تھے اور چیر پھاڑ کر رہے تھے۔ تو میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کونسا گناہ ہوا جس سے اس کی روح اس قدر شدید عذاب سے دوچار ہے“؟ ۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار آدمی کی روح ہے جس نے اپنے بچوں کو تسلیم نہیں کیا تھا “۔

باب:44

میں نے ایک عورت کی روح بھی دیکھی جو اپنے پستانوں سے ایک پہاڑ کو کھود رہی تھی، اور اس کے سر پر چکی کا ایک پاٹ ٹوپی کی مانند رکھے ہوئے تھی۔ میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کونسا گناہ ہوا جس سے اس کی روح اس قدر شدید عذاب سے دوچار ہے“؟ ۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ ایک ایسی نابکار عورت کی روح ہے جس نے دنیا میں اپنے بچے کو قتل کیا اور اس کی لاش پھینک دی “۔

باب: 45

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جس کے اعضا کو کیڑے چبا رہے تھے۔ میں نے پوچھا:" اس کے جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے"؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " اس بدکار آدمی نے دنیا میں جھوٹی گواہی دی اور اُس نے اچھے لوگوں سے دولت چھین کر برے لوگوں کو دی"۔

باب:46

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جس کے ہاتھ میں ایک انسانی کھوپڑی تھی اور وہ مسلسل اس میں سے مغز نکال کر کھا رہا تھا۔

میں نے پوچھا: ” اس کے جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے“؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا : ”یہ اس بدکار کی روح ہے جس نے دنیا میں دولت ایمانداری سے نہیں کمائی بلکہ دوسروں کی جائیداد ہڑپ لی اوراسے اپنے دشمنوں میں چھوڑ دیا ۔ اب صرف اس اکیلے کو جہنم میں رہنا ہو گا“۔

باب:47

میں نے بہت زیادہ لوگ دیکھےجن کے سر اور داڑھی مندھی ہوئی تھی۔ ان کا پورے جسم کی رنگت زرد تھی اور ان کے جسم بوسیدہ تھےجن سے خرفستر چمٹے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: ” یہ کون اور کیا ہیں“؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ”یہ ان لوگوں کی روحیں ہیں جو دنیا میں مرتد اور دھوکے بازبنے، اور لوگوں کوگمراہ کیا اور لوگوں کو نیکی کے ضابطے سے بدی کے ضابطے کی جانب لے آئے اور بہت سے نامناسب مذاہب اور عقائد کو دنیا میں رائج کیا“۔

باب:48

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی کہ کتوں جیسے دیو ہر وقت اُس کی چیر پھاڑ کر رہے تھے۔وہ آدمی اُن کتوں کو گوشت(*1) دیتا تھا لیکن وہ اسے نہیں کھاتے تھےبلکہ اُس آدمی کے سینے، ٹانگوں، پیٹ اور رانوں کو کھا رہے تھے۔
میں نے پوچھا: " اس جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے کہ اس کی روح کو ایسے عذاب کا سامنا ہے"؟۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " یہ ایسے بدکار آدمی روح ہے جس نے چرواہوں اور گھروں کےمحافظ کتوں تک خوراک پہنچنے نہیں دی یا مارا اور انہیں قتل کر دیا "۔
حاشیہ:(*1)۔ میرے پاس جو فارسی کتاب ہے، اُس میں یہاں گوشت دینے کا ذکر ہے لیکن اس کتا ب کے ایک انگریزی ترجمے میں یہاں "روٹی" کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ کہ وہ آدمی کتوں کو کھانے کے لیے روٹی دیتا تھا ۔

* *

* * * * * * * * * * * * * * * * * * * *

باب:49

میں نے چند لوگوں کی روحیں دیکھیں جو ہر وقت انسانی نجاست، جسمانی میل اور خشک فضلہ کھا رہے تھے۔ اور دیو پتھر کھود رہے تھے اورپیچھے سے پتھر مار رہے تھے۔ پھر انہوں نے ایک پہاڑ جیسا پتھر اُن کی کمر پر رکھ دیا جسے وہ کھینچ نہیں پائے۔ میں نے پوچھا : ” ان کے جسموں نے کن گناہوں کا ارتکاب کیا ہے کہ وہ ایسی سخت سزاؤں کے حقدار ہوئے“؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ”یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جو دنیا میں زمین کی پیمائش کرنے والے تھے اور غلط پیمائش کرتے تھے اور بہت سے لوگ کو بے گھر اور بیکار کر دیا، جس سے وہ حاجت مند اور غریب ہو گئے جس سے بھاری لگان عائد کرنے کی ضرورت پیش آئی“۔

باب:50

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جو اپنی انگلیوں اور ناخنوں سے ایک پہاڑ کھود رہی تھی، اور دیو اسے پیچھے سے ایک سانپ کوڑے کی مانند مار رہے تھے اور اُسے ڈرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا:" اس جسم سے کونسے گناہ ہوئے"؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: "یہ اس بدکار کی روح ہے جس نے حدود کا تعین کرنے والا پتھر ہٹا کر دوسروں کی املاک کو اپنے اندر شامل کر لیا"۔

باب:51

میں نے ایک مرد کی روح کو دیکھا کہ لوہے کہ کنگھی سے اُس کا گوشت کھینچا جا رہا تھا اور پھر اُسے کھانے کے لیے دیا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا:” اس آدمی کے جسم نے کونسا گناہ ہوا کہ اس کی روح کو ایسا کڑا عذاب دیا جا رہا ہے“؟۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ”یہ ایسے بدکار کی روح ہے جس نے دنیا میں لوگوں سے جھوٹےوعدے کیے “۔

باب:52

میں نے ایک ایسے آدمی کی روح دیکھی جسے نوکدار کِیلوں، تیروں، پتھروں اور کلہاڑوں کا سامنا تھا۔ میں نے پوچھا : " اس کے جسم نے کونسے گناہ کیے ہیں"۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا:"یہ ایک ایسے بدکار کی روح ہے جس نے دنیا میں بہت بار پیمان شکنی کی۔ نیک لوگوں اور بُرے لوگوں سے کیے وعدے توڑے کیونکہ دونوں وعدے ہوتے ہیں خواہ وہ نیک لوگوں سے ہوں یا بُرے لوگوں سے " (*1) ۔
حاشیہ:(*1)۔ وعدے کے حوالے سے مہر فرشتے یا متھرا سے یہ قول منسوب ہے "دونوں عہد ہوتے ہیں خواہ نکوکاروں(سے) خواہ بدکار وں (سے ہوں)"۔ یعنی نیک لوگوں اور بدکردار سے کیے گئے عہد یکساں ہوتے ہیں۔
****
****

باب:53

اس کے بعد متقی سروش اور آذر فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے چکات داییتک کے پاس چینوت پُل کے نیچے صحرا میں لے آئے اور وہاں مجھے زمین کے اندر موجود دوزخ دکھائی۔ اس جگہ سے اہرمن، دیوؤں ، دیونیوں اور دوسری بدکار روحوں کے رونے اور چیخنے کی آوازیں ایسے آ رہی تھیں کہ میں انہیں سُن کا مجھے گمان ہوا کہ ان کے رونے اور چیخنے کی آواز زمین کے ساتوں منطقوں کو ہلا دیں گی۔ مجھے ڈر لگا اور میں نے متقی سروش اورآذر فرشتے سےخواہش کی: " مجھے یہاں نہیں رہنا بلکہ واپس جانا ہے"۔

اور متقی سروش اور آذر فرشتے نے مجھ سے کہا: " مت ڈرو، تمہیں یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے"۔ اور متقی سروش اور آذر فرشتہ میرےآگے آگے چلے اور میں بے دھڑک ان کے پیچھے اس وحشت ناک دوزخ میں اور آگے بڑھا۔

باب:54



اور میں نے تاریک ترین دوزخ دیکھی جو بہت زیادہ مہلک، مہیب، ڈراونی، درد، بدی اورتعفن سے پھرپور تھی۔مزید مشاہدے سے مجھے پتہ چلا کہ یہ ایسا گڑھا ہے جس کی تہہ تک ایک ہزار ہاتھ کے بعد بھی پہنچا نہ جا سکے۔اگر پوری دنیا کی لکڑی بھی اگر اس وحشتناک اور بدبودار دوزخ میں

ڈال دی جائے تو اس (لکڑی کے جلنے) کی بو باہر نہیں آ
سکے گی۔ دوم، اور باوجود اتنی نزدیکی کہ جیسے کان
آنکھوں کے نزدیک ہے، یا گھوڑی کی ایال کے بال جو
لاتعداد ہوتے ہیں، دوزخ میں موجود تمام بدکاروں کی روحیں
اتنی نزدیکی اور تعداد کے باوجود ایک دوسرے کو دیکھ
سکتی ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کی آہ و زاری سُن سکتی
ہیں۔ ہر کسی کو گمان ہوتا ہے " میں اکیلا ہوں"۔ اور ان
کیلئےدوزخ میں اس قدر عذاب، تاریکی، وحشت ، رنج
اورمختلف قسم کی ایسا تکالیف ہیں کہ جب وہاں کوئی ایک
دن گزارتا ہے تو وہ چلا اٹھتا ہے : " کیا وہ نو ہزار سال ابھی

ختم نہیں ہوئے جن کے بعد ہمیں آزاد کیا جائے گا‘‘؟۔



باب:55

اور پھر میں نے بدکاروں کی روحیں دیکھیں جو موت کے دن سے، عذاب دیئے جانے والی اس خوفناک اور تاریک جگہ میں، مختلف قسم کے عذاب، جیسے ہوا میں اڑتی ہوئی برف اورشدید سردی، تیز جلانے والی آگ کی تپش اور گندی بدبو، پتھراور راکھ، اولوں ، بارش اور دیگر اذیتیوں کا سامنا کر رہے تھے۔ اور میں نے پوچھا: ” ان کے جسموں سے کونسے گناہ سرزد ہوئے ہیں جو ان کی روحوں کو ایسی شدید سزائیں دی جا رہی ہے“؟۔

سروش متقی اور آذر فرشتے نے کہا : ” یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جن سے دنیا میں بہت زیادہ گناہ کبیرہ سرزد ہوئے ہیں۔ ورہران (بہرام) کی آگ بجھائی، اور ایک تیز رو دریا کے پُل کو تباہ کیا، اور بہت زیادہ جھوٹ بولے اور جھوٹی گواہیاں دیں، اور انتشار پھیلانے کے خواہشمند رہے۔ ان کے حرص، طمع، ہوس، غصے اور حسد کی وجہ سے کئی معصوم اور پرہیز گار لوگ مارے گئے۔ اور یہ بڑے دھوکے باز رہے ہیں، اب روح کو ایسے کڑے عذاب اور سزا سے گزرنا پڑ رہا ہے“۔

باب:56

اور پھر میں نے ان کی روحیں دیکھیں جنہیں سانپ ہر وقت ڈنک مار تھے اور چبا رہے تھے۔ میں نے پوچھا : ”یہ کن لوگوں کی روحیں ہیں“؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جو دنیا میں خدا اور مذہب کے منکر تھے“؟۔

باب:57

میں نے عورتوں کی روحیں دیکھیں جن کے سر کٹے ہوئے تھے اور جسم سے جدا تھے اور ان کی زبانیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں۔ میں نے پوچھا: ”یہ کن کی روحیں ہیں“؟۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا : ” یہ ان عورتوں کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں بہت گریہ و زاری اور ماتم کیا اور سر اور منہ کو پیٹا“۔

باب:58

اور میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جسے دوزخ کی جانب گھسیٹ کر لے جا رہے تھے اوراُسے ہر وقت مار رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کیا گناہ ہوا ہے“؟۔ متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ”یہ اس بدکار کی روح ہے جس نے دنیا میں اکثر اپنا سر، چہرہ، گندے ہاتھ اور دیگر اعضا کی گندگی کو کھڑے ہوئے بڑے پانی (تالاب*1)، جھرنوں، دریاؤں میں دھویا اور امشا سپند خُورداد کو آزردہ کیا“۔

حاشیہ:(*1) کھڑے پانی کو ناپاک کرنا گناہ کبیرہ میں شامل ہوتا ہے۔خُورداد پانی کا نگہبان فرشتہ ہے۔

****

****

باب:59

میں نے ایک عوررت کی روح کو دیکھا جو مسلسل روئے جا رہی تھی اور ہر لمحے اپنے پستانوں سے جلد اور گوشت کو کاٹ رہی تھی او ر کھا رہی تھی۔ میں نے پوچھا: ” اس جسم نے کونسا گناہ کیا ہے کہ اس کی روح اس شدید عذاب کا شکار ہے“؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ”یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس نے ہمیشہ اپنے بچے کو ضروریات اور بھوک کی خاطر روتا چھوڑا“۔

باب:60

اور میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جس کے جسم کو پیتل کی دیگ میں ڈال کر ہر وقت پکایا جا رہا تھا۔ صرف دایاں پاؤں دیگ سے باہر تھا۔ اور میں نے پوچھا: ” اس جسم نے کون سا گناہ کیا ہے ؟“۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ”یہ اس بدکار مرد کی روح ہے جو زندگی میں شہوت پرستی نفسانی خواہشات کے تحت شادی شدہ عورتوں کے پاس گیا جس سے اِس کا تمام جسم ناپاک ہو گیا لیکن دائیں پاؤں سے مینڈکوں اور چیونٹیوں، سانپوں اور بچھوؤں ، اور خرفستر جیسی دیگر موذی مخلوقات کو کُچلا، مارا اور تباہ کیا“۔

باب:61

میں نے ان بدکاروں کی روحیں دیکھیں جنہوں نےکھانا نگلا اور قے کی، اُسے نگلا اور پھر قے کی۔ اور میں نے پوچھا: " یہ کن کی روحیں ہیں" ؟۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: "یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جو روح کے وجود پر یقین نہیں رکھتے تھے اور انہوں نے زمین پر خالق اہورمزدا کے مذہب کی ناشکری کی۔ اور بہشت میں ملنے والی راحت، دوزخ میں دیئے جانے والے عذاب، دوبارہ جی اٹھنے کی حقیقت اور روزِ حشر کو ملنے والے جسم پر شک کرتے تھے "۔

باب:62

میں نے ایک عورت کی روح بھی دیکھی جو ہر وقت لوہے کی کنگھی سے اپنے سینے اور پستانوں کو کھرچ رہی تھی۔ اور میں نے پوچھا: ’’اس جسم نے کون سے گناہ کا ارتکاب کیا تھا کہ اس کی روح اتنے شدید عذاب کا شکار ہے ‘‘؟۔ متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ’’ یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس نے دنیا میں اپنے شوہر اور سرتاج کو دُور ی پر رکھا ، نیچ بنی رہی، اُس سے وفاداری نہ کی ، اور بیگانے مردوں کے ساتھ بدکاری کی مرتکب ہوئی‘‘۔

باب:63

میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جو ہر وقت اپنی زبان سے ایک گرم تندور کو چاٹ رہی تھی اور ہر وقت تندور میں اپنا ہاتھ جلاتی تھی۔ اور میں نے پوچھا: ” اس جسم نے کونسا گناہ کیا جو اس کی روح کو اتنا شدید عذاب دیا جا رہا ہے“؟۔ متقی سروش اور ادار فرشتے نے یوں کہا: ” یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جو دنیا میں اپنے شوہر اور آقا سے سرکشی کا مظاہرہ کرتی تھی، اور گالیاں دیتی تھی ،اور نافرمانی کرتی تھی، اور شوہر کی ہم بستری کی خواہش کو پوری نہیں کرتی تھی، اپنے شوہر کی جائیداد چرائی اور خفیہ طور پر اپنا لیے ذخیرہ جمع کیا “۔

باب:64

میں نے ایک ایسی عورت کی روح دیکھی جو آتے اور جاتے ہوئے ہر وقت روتی اور بین کر تی تھی اور اس کے سر پرہر وقت اولے برس رہے تھے اور اس کے پاؤں کے نیچے ہر وقت پگھلا تانبا بہہ رہا تھا اور وہ ہر وقت ایک چاقو کے ساتھ اپنا سر اور چہرہ کھرچ رہی تھی۔ میں نے پوچھا: " اس جسم نے کونسا گناہ کیا جو اس کی روح کو اس قدر شدید عذاب کا سامنا ہے"؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: " یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جو ناجائز طور ایک اور مرد سے حاملہ ہوئی اور بچے کو تباہ کیا (اسقاط حمل کروایا) ۔ اسے درد اور عذاب کی وجہ سے بچے کے رونے کی آواز سننے کا گمان ہوتا ہے، اور یہ بھاگتی ہے۔ اور بھاگنے سے ایسے تاثرات ابھرتے ہیں جیسے کوئی پگھلتے تانبے پر چلے۔ اور یہ ہر وقت بچے کے رونے کی آوازیں سنتی ہے اور اپنا سر اور چہرہ چاقو سے کھرچتی ہے اور بچے کی خواہش کرتی ہے لیکن دنیا کے دوبارہ تشکیل ہونے تک (قیامت) یہ اُسے نہیں دیکھ پائے گی۔ اسے تب تک اس سزا کو برداشت کرنا ہو گا"۔

باب:65

میں نے بہت ساری روحیں دیکھیں جن کی چھاتیاں متعفن کیچڑ سے لتھڑی ہوئیں تھیں اور ایک تیز درانتی ان کی ٹانگوں اور دوسرے اعضا پر چلتی تھی اور وہ ہر وقت اپنی ماں اور باپ کو پکار رہے تھے۔ اور میں نے پوچھا: ” یہ کن کی روحیں ہیں اور انہوں نے کس گناہ کا ارتکاب کیا کہ ان کی روحیں اس قددر شدید عذاب سے گزر رہی ہیں“؟۔ متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں ماں اور باپ کودُکھی کیا اور ماں اور باپ سے دنیا میں بخشش یا معافی طلب نہیں کی“۔

باب:66

اور میں نے ایک مرد اور عورت کی روح دیکھی جن کی زبانیں باہر لٹکی ہوئی تھی جنہیں سانپ جبڑوں سے چبا رہے تھے۔ اور میں نے پوچھا: ” یہ کون لوگ ہیں ان سے کس گناہ کا ارتکاب ہوا ہے “؟۔
متقی سروش اور ادار فرشتے نے یوں کہا: ” یہ ان لوگوں کی روحیں ہیں جو دنیا میں غیبت کرتے تھے اور لوگوں کے درمیان اختلافات پیدا کرتے تھے“۔

باب:67

میں نے ایک ایسے آدمی کی روح بھی دیکھی جو دوزخ کی تاریکی میں (یا تاریکی کی دوزخ میں) ایک ٹانگ سے لٹکا ہوا تھا ۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی ایک درانتی تھی، اور ہر وقت اپنی چھاتی اور بغلوں (یا کمر) میں گہرے گھاؤ ڈال رہا تھا، اور اُس کی آنکھ میں لوہے کی ایک کیل گھُسی ہوئی تھی ۔ اور میں نے پوچھا: '' یہ کس کا جسم ہے اور اس نے کیا گناہ کیا ہے''؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: '' یہ ایک ایسے بدکار کی روح ہے جسے ایک شہر کی حاکمیت دی گئی جسے درست کرنے اور ترتیب اور منظم کرنے کے احکام جاری نہ کیے، اور پتھروں کے قفیز (وزن کرنے کا پیمانہ) اور لمبائی کے پیمانوں کو ناقص رہنے دیا، اور اس نے غریبوں اور مسافروں کی شکایات نہ سنیں ''۔

باب:68

میں نے ایک ایسے مرد اور عورت کی روح بھی دیکھی جہاں مرد کو بہشت اور عورت کو دوزخ کی جانب گھسیٹا جا رہا تھا۔ اور عورت کا ہاتھ اُس مرد کی کوستی (مقدس کمر بند کی گانٹھ) کے اندرتھا اور وہ کہہ رہی تھی : ” یہ کیسے ممکن ہے کہ جب ہم زندہ تھےتو اکٹھے رہے، اب وہ تمہیں بہشت کی جانب اور مجھے دوزخ کی جانب کھینچ رہے ہیں“؟۔

اور مرد نے کہا: ” مجھے نکوکاروں،مستحقین اور غریبوں سے جو چیز ملی میں نے بھی انہیں واپس دیا، اور میں نےاندیشہ نیک، گفتار نیک اور کردار نیک پر قائم رہا، میں نے یزداں کی طرف توجہ دی اوردیوؤں کو نظرانداز کیا، اور میں مزدیسنائیوں کے اچھے مذہب پر ثابت قدم رہا، لیکن تم نے نکوکاروں، غریبوں اورمستحقین اور مسافروں کو خوار کیا، یزداں کی پرواہ نہ کی اور بُت پرستی، اندیشہ بد، گفتار بد، اور کردار بد پر عمل کیا، اور اہرمن اوردیوؤں کے مذہب پر قائم رہیں“۔

اور عورت نے مرد سے کہا: ” تمام زندگی میں مکمل طور پر تمہاری تھی، تم میرے آقا اور حاکم رہے، اور میرا جسم ، زندگی اور روح تمہاری تھیں، اور کھانا ، پیسہ اور لباس جو میرے پاس تھا وہ تمہارا دیا ہوا تھا، پھر تم نے مجھے اس

(برے کاموں) کے لیے تنبیہ یا سرزنش کیوں نہ کی، تم نے مجھے اپنی اچھائی اور فضیلت کی وجہ نہ سکھائی، تم مجھ میں نیکی اور اچھائی پیدا کر سکتے تھے، اور یوں میرے لیے اس عذاب کا سامنا کرنا ضروری نہ ہوتا“۔

اور اس کے بعد مرد بہشت میں اور عورت دوزخ میں چلی گئی، اور اس پشیمانی کی وجہ سے عورت کو دوزخ میں تاریکی اور بدبُو کے علاوہ کسی دوسری سزا کا سامنا نہ ہوا۔ اور وہ مرد بہشت میں پارسا لوگوں کے درمیان بیٹھا ، اور عورت کو نیکی اور سچائی کی تعلیم نہ دینے کی وجہ سے اُسے بہت شرم آئی کہ جب تک وہ اُس کی ملکیت تھی تو وہ بھی نیک اعمال کر سکتی تھی۔

باب:69

اور میں نے عورتوں کی روحیں دیکھیں جن کی دونوں آنکھوں میں لکڑی کی میخیں گھسیڑی گئیں تھی، ایک ٹانگ بندھی ہوئی اور سر جھکے ہوئے، اوربہت زیادہ مینڈک، بچھو، سانپ، چوینٹیاں، مکھیاں، کیڑے اور دوسری موذی مخلوق (خرفستر) ان کے جبڑوں، آنکھوں، کانوں، مقعد اور شرم گاہوں کے اندر اور باہر آ جا رہے تھے۔ اور میں نے پوچھا: ”ان کے جسموں سے کس گناہ کا ارتکاب ہوا ہے جو یہ اس قدر شدید عذاب سے دوچار ہیں“؟۔

سروش متقی اورآذر فرشتے نے کہا: ”یہ ان بدکار عورتوں کی روحیں ہیں جن کے دنیا میں شوہر تھے لیکن یہ دوسرے مردوں کے ساتھ سوتی تھیں اور اُن کے ساتھ بد فعلی کرتی تھیں، اور شوہر کی جگہ اور بستر کو ناپاک اورشوہر کو آزردہ کرتی تھیں“۔

باب:70

اور میں نے عورتوں کی روحوں کو دیکھا جنہیں سر کے بل نیچے پھینکا جا رہا تھا، اور خارپشت کی طرح کی کوئی چیز، جس پر لوہے کی میخیں لگی ہوئی تھیں، اُن کے جسم میں کُھب جاتی تھی اور اس کے بعداُنہیں دوبارہ نیچے پھینک دیا گیا۔ جس سے دیوؤں اور دیونیوں کی ایک انگلی، جس سے اُن کی متعفن اور نجاست بھری منی بہہ رہی تھی، اُن کے جبڑے اور ناک میں گُھس جاتی ۔ اور میں نے پوچھا: " ان جسموں نے کیا گناہ کیے ہیں کہ ان کی روح ایسے عذاب کا شکار ہے"؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: "یہ اُن عورتوں کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں شوہروں سے وعدہ شکنی کی، اور شوہروں سے دور رہیں، کبھی راضی نہیں ہوئیں اور شوہروں سے مباشرت نہیں کی"۔

باب: 71

میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جسے سانپ ہر وقت ڈس رہے اور چبا رہے تھے اور دونوں آنکھوں کو سانپ اور کیڑے مکوڑے ہر وقت کھوکھلا کر رہے تھے، اور زبان میں لوہے کی ایک میخ گڑی ہوئی تھی۔ اور میں نے پوچھا: ” اس جسم نے کس گناہ کا ارتکاب کیا ہے کہ اس کی روح اس شدید عذاب کو بُھگت رہی ہے“؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ ایک ایسے بدکار کی روح ہے جس نے بہت زیادہ لواطت کی، اور اپنی ہوس اور شہوت کی خاطر دوسروں کی بیویوں سے بدفعلی کی، اور اس کی چکنی چپڑی باتوں نے دوسروں کی بیویوں کو بہکایا اور پھانسا، اور انہیں ان کے شوہروں سے جدا کیا“۔

باب:72

میں نے عورتوں کی روحیں دیکھی جو ہر وقت اپنے حیض کا مادہ کھا رہی تھی۔ میں نے پوچھا: ” ان جسموں نے کن گناہوں کا ارتکاب کیا ہے کہ ان کی روح اس شدید عذاب کو بُھگت رہی ہے“؟۔
متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان عورتوں کی روحیں ہیں جنہوں نے اپنے حیض کی پرواہ نہ کی اورخُور داد اور امُرداد کے پانی، آگ اور مٹی کو مجروح کیا، اور آسمان، سورج اور چاند کو دیکھا اور اپنے حیض سے مویشیوں اور بھیڑوں کو مجروح کیا اور پاک آدمی کو ناپاک کیا“۔

باب: 73

اور میں نے عورتوں کی روحیں دیکھیں جو اپنی دس انگلیوں سے بہتے خون اور غلاضت کو ہر وقت چوستی اور کھاتی تھیں۔اور کیڑے ہر وقت ان کی دونوں آنکھوں میں داخل ہوتے تھے۔ اور میں نے پوچھا: ” یہ کون روحیں ہیں اور ان سے کونسا گناہ سرزد ہوا جو اس شدید عذاب میں مبتلا ہیں“۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان بدکار عورتوں کی روحیں ہیں جنہوں نے اپنے چہروں کی زیبائش کی، اور زینت کیلئے دوسروں کے بال استعمال کیے اور خدا کو ماننے والے بندوں کی آنکھوں کوخیرہ کیا“۔

باب:74

اور میں نے ان کی روحیں دیکھیں جو ایک ٹانگ سے بندھے سر جھکائے کھڑے تھے اور ایک چاقو ان کے دل کے آر پار ہو رہا تھا۔ میں نے پوچھا: ” یہ کن کی روحیں ہیں “۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جن سے دنیا میں بہت زیادہ جانور، مویشی اور بھیڑیں غیر قانونی طور پر ذبح ہوئے اور قتل ہوئے“۔

باب: 75

میں نے وہ روحیں دیکھیں جنہیں مویشیوں کے پیروں تلے پھینکا جا رہا تھا جو اُن کو سینگ مار رہے تھے، پیٹ پھاڑ رہے تھے اور ہڈیاں توڑ رہےتھے۔ اور وہ کراہ رہے تھے۔
میں نے پوچھا: ” یہ کون لوگ ہیں“؟۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جنہوں نے جانوروں اور ہل کھینچنے والے بیلوں کے منہ پر چھینکا چڑھایا، گرمی کے دوران انہیں پانی نہ دیا اور انہیں بھوکا اور پیاسا رکھ کر کام لیا “۔

باب:76

میں نے ایسی عورتوں کی روحیں دیکھیں جو اپنے ہاتھوں اور دانتوں سے اپنے پستانوں کو چیر پھاڑ رہی تھیں اور کتے ہر وقت ان کے پیٹوں کو پھاڑ کر کھا رہے تھے اور دونوں پاؤں گرم پیتل پر رکھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: ” ان جسموں نے کس گناہ کا ارتکاب کیا ہے“؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان بدکار عورتوں ی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں حیض کے دوران کھانا بنایا، اور ایک پارسا کو پیش کیا اور اُسے کھانے کو کہا، وہ ہمیشہ جادو بھی کرتی تھیں اور انہوں نے فرشتوں اور پارسا لوگوں کی زمین کو مجروح کیا “۔

باب:77

پھر میں نے روحیں دیکھیں جن کی کمر، ہاتھ اور ٹانگیں زخمی تھیں اور چہروں سے لے کر پشت تک ٹوٹی ہوئی تھیں اور ان کی کمر پر ہر وقت پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔ میں نے پوچھا: " ان جسموں نے کس گناہ کا ارتکاب کیا ہے"؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جو دنیا میں جانوروں کے مالک تھے اور یہ اُن سے بہت مشقت کروایا کرتے تھے اور احکام کے خلاف بہت زیادہ بوجھ لادا کرتے تھے اور پیٹ بھر کھانا نہیں دیا کرتے تھے جس سے وہ (جانور) لاغر ہو گئے اور جب زخمی ہو گئے تو بھی اُن سے کام لیتے رہے اور کوئی مرہم نہ لگائی ، اب ان (روحوں کو) اس طرح کے سخت عذاب کا سامنا کرنا ہے"۔

باب: 78

پھر میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جو ہر وقت اپنے پستانوں سے لوہے کے ایک پہاڑ کو کھود رہی تھی، اور پہاڑی کی ایک جانب سے ایک بچہ چلایا اور لگاتار روتا رہا، لیکن بچہ ماں کے پاس آیا اور نہ ہی ماں اس کے پاس گئی۔ میں نے پوچھا: " اس جسم سے کونسا گناہ ہوا جو اس کی روح اس شدید عذاب کی حقدار ٹھہری"؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جو دنیا میں اپنے شوہر کی بجائے کسی اور سے حاملہ ہوئی اور کہا ، میں حاملہ نہیں ہوں اور بچے کو مار دیا (اسقاط حمل کروایا) "۔

باب: 79

پھر میں نے ایک آدمی کی روح دیکھی جس کی دونوں آنکھیں نکلی ہوئی تھیں، اس کی زبان کٹی ہوئی تھی اور ایک ٹانگ جہنم کے اندر تھی اور اس کا جسم مستقل طور پر پیتل کی ایک سلاخ کے دو میخوں کے ساتھ ٹنگا ہوا تھا اور لوہے کی ایک سلاخ اس کے سر میں گھسی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: " اس جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے"؟۔
متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: " یہ اس بدکار شخص کی ہے جو دنیا میں ایک منصف تھا ، جھوٹا تھا، اس نے رشوت لی اور غلط فیصلے کیے"۔

باب:80

پھر میں نے چند روحیں دیکھیں جن کے سر جہنم میں لٹکے ہوئے تھے اور ان کے منہ میں خون، نجاست، انسانی دماغ ٹھونسا جا رہا تھا اور ان کے ناک میں غلاضت ڈالی جا رہی تھی اور وہ ہر وقت چلا رہے تھے کہ ہم صحیح پیمانے استعمال کرتے ہیں "۔ میں نےپوچھا: " یہ جسم کون ہیں اور ان سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے"؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: " یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں پتھر کے قفیز (اوزان) اور دوسرے پیمانے کم رکھے اور لوگوں کو کم چیزیں فروخت کیں "۔

باب:81

پھر میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جس کی زبان کٹی ہوئی تھی اور آنکھیں نکلی ہوئیں تھیں، اور سانپ، بچھو، کیڑے اور دیگر موذی مخلوق ہر وقت تیزی سے اس کا دماغ کھا رہے تھے، اور وقتاَ فوقتاَ وہ اپنے دانتوں سے اپنے جسم کا گوشت نوچ کر کھا رہی تھی۔ میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے“؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس نے دنیا میں زنا کیا، اس نے بہت جادو بھی کیا اور بہت زیادہ شرکا باعث بنی “۔

باب:82

اور پھر میں نے ایک ایسی عورت کو دیکھا جس کے زبان باہر کھینچی جا رہی تھی۔ میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے“؟۔
متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس کی زبان دنیا میں بہت تیز تھی اور اس نےاپنی زبان نے اپنے شوہر اور آقا کو بہت آزردہ کیا “۔

باب:83

پھر میں نے ایک عورت کی روح کو دیکھا جو اپنا خشک فضلہ کھا رہی تھی۔ میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کونسا گناہ ہوا“؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس نے دنیا میں اپنے شوہر سے چھپا کر بہت زیادہ گوشت کھایا اور بیگانے مرد کو دیا“۔

باب:84

پھر میں نے ایک عورت دیکھی جس کے پستان کاٹے گئے، اس کے پیٹ کو چیرا گیا اور انتڑیاں کتوں کو دے دی گئیں۔
میں نے پوچھا: " اس جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے"؟۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس نے دنیا میں زہر اور افیون کاتیل بنایا، پاس رکھا اور لوگوں کو کھانے کیلئے دیا"۔

باب:85

پھر میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جس کے جسم پر لوہے کا لیپ کیا گیا، اور منہ کو الٹاکر دیا اوراُسے گرم تندور میں ڈال دیا گیا۔ میں نے پوچھا: ” اس عورت نے کس گناہ کا ارتکاب کیا ہے“؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جو زندگی میں ایک نیک سیرت اور عقلمند انسان کی بیوی تھی، اس نے شوہر سے بے وفائی کی اور ایک گناہگار اور بدطینت انسان کے ساتھ سوئی“۔

باب:86

پھر میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جس کے جسم کے اندر سے ایک خطرناک سانپ اوپر چڑھا اور منہ کے راستے باہر نکل آیا۔ میں نے پوچھا: ” اس جسم نے کس گناہ کا ارتکاب کیا جویہ روح اس شدید عذاب سے دوچار ہوئی“؟۔ متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس نے خونی رشتوں کی شادی کو توڑا“۔

باب: 87

پھر میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جولوہے کی ایک کنگھی سے ہر وقت اپنے جسم اور چہرے کو کھرچ رہی تھی، اور ہر وقت اپنے پستانوں سے لوہے کا ایک پہاڑ کھود رہی تھی۔ میں نے پوچھا: ” اس عورت نے کونسا گناہ کیا ہے“؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس نے دنیا میں ایک جرم کا ارتکاب کیا، اور دولت کے لالچ میں اپنے بچے کو دودھ نہیں پلایا، اور اب ہر وقت یہ فریاد کر رہی ہے مجھے اس پہاڑی کو کھود لینے دو، تاکہ میں اس بچے کو دودھ پلا پاؤں لیکن قیامت کے واقع ہونے سے پہلے یہ بچے تک نہیں پہنچ پائے گی“۔

باب: 88

پھر میں نے ایک مرد کی روح دیکھی جس کا سر پھانسی کے پھندے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا، ہر وقت مباشرت کرتا تھا اورمنی اس کے منہ ، کانوں اور ناک میں انڈیلی جاتی تھی۔
میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے جس کی روح کو اس قدر شدید عذاب دیا جا رہا ہے“۔
متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار مرد کی روح ہے جس نے دنیا میں زنا کیا، اور دوسروں کو بیویوں کو فریفتہ اور گمراہ کیا“۔

باب:89

اور پھر میں نے ان کی روحوں کو دیکھا جو نقاہت کی وجہ سے دوزخ میں آگے پیچھے ٹکرا رہے تھے اور پیاس اور بھوک، سردی اور گرمی کی وجہ سےچلا رہے تھے۔ اور موذی جانور ہر وقت پیچھے سے ان کی ٹانگوں اور دوسرے اعضا کو کاٹ رہے تھے۔ میں نے پوچھا : " ان جسموں سے کونسا گناہ سرزد ہوا تھا"؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں خوراک اور کپڑوں کو خود استعمال کیا اور کسی نیک اورمستحق انسان کو نہ دیا اور سخاوت کا مظاہرہ نہ کیا، اور اپنے پاس رکھا، اور جو ان کے ماتحت رہے، وہ بھوکے پیاسے اور بغیر کپڑوں کے رہے، اور سردی، گرمی، بھوک اور پیاس کا شکار ہوئے۔ اب یہ مر چکے ہیں اور ان کی دولت دوسروں کے پاس چلی گئی ہے، اب ان کی روح ان کے اپنے اعمال کے نتیجے میں شدید عذاب کا شکار ہے "۔

باب:90

پھر میں نے ان کی روحوں کو دیکھا جن کو سانپ ڈس رہے تھے اور ہر وقت ان کی زبانوں کو کھا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ” ان سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے جو ان کی روحیں اس شدید عذاب سے دوچار ہیں“؟۔
متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان جھوٹوں اور نامناسب باتیں کرنے والوں کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں بہت زیادہ کذب بیانی اور یاوہ گوئی سے کام لیا“۔

باب:91

پھر میں نے ایک مرد کی روح دیکھی جس نے اپنے بچے کو قتل کیا اور اس کا دماغ کھاتا رہا۔ میں نے پوچھا: ” اس جسم سے کونسا گناہ سرزد ہوا کہ اس کی روح کو اس شدید عذاب کا سامنا ہے“؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس قاضی اور صدور احکام کی روح ہے جس نے انصاف چاہنے والے مدعی کے حق میں غیر منصفانہ فیصلہ دیا اوربہت جھوٹ بولا اور مدعیان اور مدعا علیہان کے درمیان انصاف پر مبنی فیصلہ نہ دیا اور دولت کے لالچ اور طمع کی وجہ سے مدعی پر بہت غصے سے چلایا “۔

باب:92

پھر میں نے ان کی روحیں دیکھیں جن کی آنکھوں میں لکڑی کی ایک میخ گڑی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: " ان کے جسموں سے کونسا گناہ سرزد ہوا جو ان کی روحیں اس شدید عذاب کا شکار ہیں"؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " یہ ان بد نیتوں کی روحیں ہیں کہ جن سے دنیا میں انسانوں کو نیکی (فائدہ) نہیں پہنچی "۔

باب:93

اور میں نے ان لوگوں کی روحوں کا دیکھا جو دوزخ میں بے سدھ پڑے ہوئے تھے اور انہیں نیچے سے دھوئیں اور گرمی اور اوپر سے سرد ہوا کا سامنا تھا۔ میں نے پوچھا: ” ان جسموں نے کونسا گناہ کیا ہے کہ ان کی روحیں کو اتنی شدید عذاب پا رہی ہیں“؟۔

متقی سروش اور ادار فرشتے نے کہا: ” یہ ان کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں مسافروں کو کوئی جگہ، کوئی مہمان خانہ، کوئی تنور نہیں دیا، ااور جس نے دیا اُس نے اِس کا معاوضہ لیا“۔

باب:94

پھر میں نے عورتوں کی روحوں کو دیکھا جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے پستانوں کو گرم توے پر رکھا اور ہر وقت ان کی سمت بدل رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: ” ان جسموں سے کس گناہ کا ارتکاب ہوا ہے جو ان کی روحیں اس شدید عذاب سے گزر رہی ہیں“؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ ان عورتوں کی روحیں ہیں جنہوں نے اپنے بچوں کو دودھ نہیں دیا، اور انہیں لاغر کیا اور مار دیا، اور دنیاوی فوائد کیلئے اپنا دودھ دوسروں کے بچوں کو دیا “۔

باب:95

پھر میں نے ایک عورت کی روح دیکھی جو ہر وقت اپنے پستان سے ایک پہاڑ کھود رہی تھی اوروہ بھوکی اور پیاسی تھی۔ میں نے پوچھا: ”اس جسم نے کونسا گناہ کیا“؟۔
متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ اس بدکار عورت کی روح ہے جس نے اپنے بچے کو دودھ نہ دیا اور اسے بھوکا اور پیاسا چھوڑا اور محض شہوت کی وجہ سے ایک بیگانے مرد کے پاس ناجائز مباشرت کے لیے گئی“۔

باب: 96

پھر میں نے ایک مرد کی روح کو دیکھا جس کی زبان کٹی ہوئی تھی اور اسے ہر وقت بالوں سے گھسیٹا جا رہا تھا، اور ارد گرد خشک فضلہ بکھرا ہوا تھا، اور وہ قفیز پیمانے سے اس کو تول رہا تھا۔ میں نے پوچھا: " اس جسم سے کون سا گناہ ہوا تھا جو اس کی روح اس شدید عذاب کی حقدار ٹھہری"؟۔

متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: " یہ اس بدکار مرد کی روح ہے جس نے دنیا میں بیج حاصل کیا اور کہا " میں اسے بوؤں گا"، اور اسے بویا نہیں بلکہ کھا لیا اور سپندارمذ (فرشتے کا نام) کی زمین کو دھوکا دیا"۔

باب:97

تب میں نے ایک مرد اور عورت کی روحیں دیکھیں جن کی زبانیں کٹی ہوئی تھیں۔ میں نے پوچھا: ” ان جسموں سے کونسا گناہ سرزد ہوا ہے جو اس شدید عذاب کے شکار ہیں“؟۔ متقی سروش اور آذر فرشتے نے کہا: ” یہ اُس مرد اور عورت کی روحیں ہیں جنہوں نے زندگی میں جھوٹ اورکذب بیانی سے بہت کام لیا اور اپنی روحوں کوفریب دیا“۔

باب:98

تب میں نے ایک عورت اور مرد کی روحیں دیکھیں جنہوں نے رفع حاجت کی اور پاخانہ کھانے لگیں۔ میں نے کہا: ” ان جسموں سے کون سے گناہ سرزد ہوئے جو ان کی روحیں اس عذاب کا شکار ہوئیں“؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: ” یہ اُس بدکار مرد اور عورت کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں گناہگار ہونے کی وجہ سے خشک فضلہ کھایا، اور پانی میں سمور آبی کو قتل کیا اور اہورمزدا کی دوسری مخلوق کو مارا اور قتل کیا“۔

باب:99

اور میں نے آخر میں نے بدکار مردوں اور عورتوں کی بہت زیادہ روحیں دیکھیں جو ہر وقت مختلف قسم کے خطرناک، ڈراونے، نقصان دہ، تکلیف دہ، تاریک اور دوزخ کی دیگر اذیتوں اور عذابوں سے گزر رہے تھے۔

پھر میں نےوہ روحیں دیکھیں جن کی زبان لکڑی کے ایک میخ سے کھرچی جا رہی تھی، اور وہ اپنے سر کو پہلے اندر کرتے ہوئے لگاتار دوزخ میں جا رہے تھے، اور دیو لوہے کی ایک کنگھی ان کے جسموں پر ہل چلانے کے انداز میں گُھسیڑ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: " ان جسموں نے کس گناہ کا ارتکاب کیا ہے جو اس کڑے عذاب سے گزر رہی ہیں"؟۔

متقی سروش اورآذر فرشتے نے کہا: " یہ ان بدکاروں کی روحیں ہیں جنہوں نے دنیا میں اپنے حکمرانوں کی حکم عدولی کی اور اپنے حکمران کی سپاہ سے دشمنی کی، اب انہیں یہاں اس شدید درد، عذاب اورسزا کا سامنا ہے"۔

باب: 100



تب میں نے انگرہ مینو (اہریمن) کو دیکھا ۔ مہلک، دنیا کو تباہ کرنے والا جس کا مذہب بدی ہے، جو دوزخ کے اندرہر وقت بدکاروں کی تضحیک اور اہانت کرتے ہوئے کہہ رہا تھا: ”کیوں تم نے ہمیشہ آہور مزد کا رزق کھایا اور میرا کام کیا اور اپنے خالق کا نہ سوچا اور میری منشا کے مطابق چلے “۔اور وہ ہر وقت بدکاروں کا تمسخر اڑاتے ہوئے چلا رہا تھا۔

حصہ:5

باب:101

اس کے بعد متقی سروش اور آذر فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑا
اور اس تاریک، خطرناک اور
ڈراونی جگہ سے آگے لے آئے، اور مجھےازلی روشنی،
اہورا مزدا اورامشا سپندان (مقرب فرشتوں) کی مجلس میں
لے آئے۔ اور تب میں نے اہورا مزدا کی نماز ادا کرنی چاہی،
اور وہ بہت مہربان تھا اور اس نے کہا: " تُم ایک نیک بندے
ہو، اردہ ویراف، مزدیسنائیوں کے پیغمبر۔ مادی دنیا میں جاؤ
اور جو تم نے یہاں دیکھا اور سمجھا، دنیا والوں کو سچ سچ
بتانا، کہ میں اہورمزدا تمہارے ساتھ ہوں، ہر کوئی جو مجھ
سے درست اور سچ بولتا ہے، میں قدر کرتا ہوں اور جانتا
ہوں، پس عاقلوں سے کہنا"۔

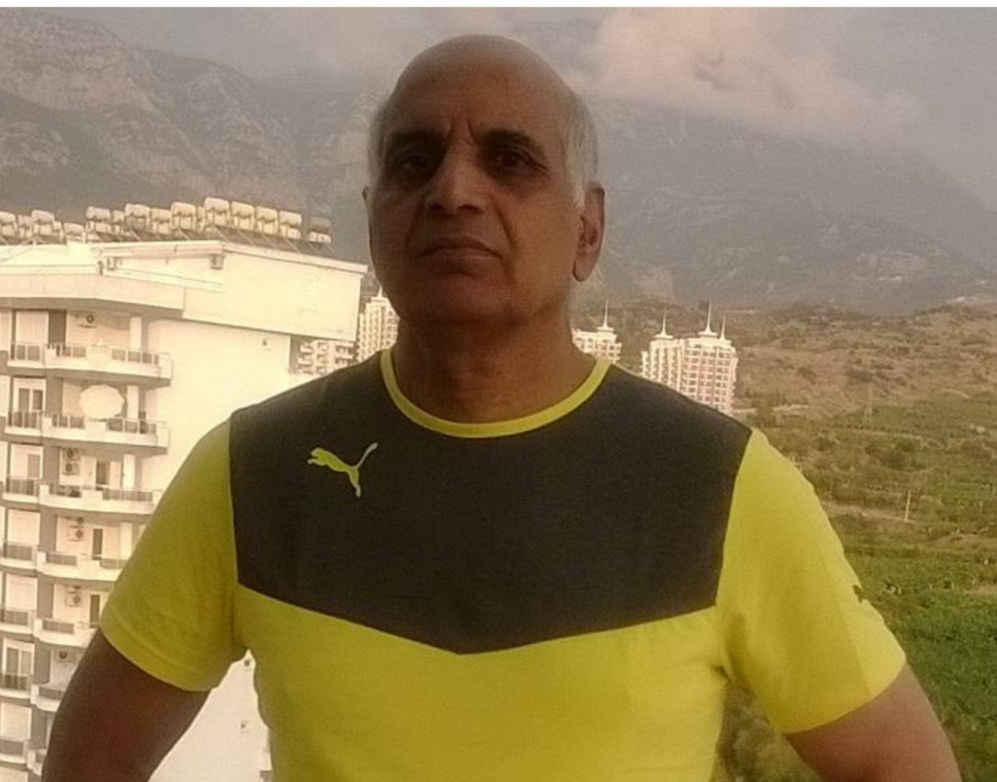
اور جب اہورمزد ا مجھ سے یہ باتیں کیں تو میں حیران رہ
گیا، کہ میں نے روشنی دیکھی، لیکن جسم دکھائی نہیں دیا،
میں نے آواز بھی سنی اور میں سمجھ گیا کہ یہ اہورا مزدا
ہے۔

اور اُس خالق اہورا مزدا، تمام ارواح میں سب سے زیادہ
بخشنے والے نے کہا: " اردوہ ویراف، دنیا میں مزدیسنائیوں

سے کہنا، تقوٰی کا صرف ایک ہی راستہ ہے، اپنا قدیم مذہب کا راستہ، اور دوسرے راستے (صحیح) راستے نہیں ہیں، تم نیکی کا راستہ اختیار کرو، اور خوشحالی، بدحالی یا کسی بھی حال میں اس سے منہ نہ موڑو، اوراندیشہ نیک، گفتار نیک اور کردار نیک پر قائم رہو، اور اسی مذہب پر رہو جوسپیتمان زرتشت کو مجھ سے ملا اور گشتاسب نے اسے دنیا میں رائج کیا اور نیک قوانین رائج کرو اور بُروں سے پرہیز کرو۔اور یہ بات جان لو کہ مویشی خاک ہیں، اور گھوڑے خاک ہیں، اور سونا اور چاندی خاک ہے، اور انسانی جسم خاک ہے، صرف وہی خاک میں نہیں ملتا جو دنیا میں پرہیزگاری کی ستائش کرتا ہے، اورثواب کے کام کرتا ہے،اے نیک اردہ ویراف ، دنیا میں جاؤ ، ہر پاکی اور طہارت جسے تم اپناتے ہو، اور شرع کے مطابق جس چیز کو ادا کرتے ہو، اور خدا کو ذہن میں رکھ کر جو تم انجام دیتے ہو، میں ان سب کو جانتا ہوں‘‘۔

اور جب میں نے وہ الفاظ سنے، میں نے خالق اہورمزد اکے سامنے ایک گہرا رکوع کیا، اور پھر متقی سروش اور آذر فرشتے نے مجھے کامیابی اور حوصلے سے اس تخت اور بستر پر لٹا دیا۔ مزدیسنائیوں کے نیک مذہب کے جلال کی ہمیشہ فتح ہو۔

خوشی، درود اور مسرت کے ساتھ مکمل کیا ۔



خالد تهتهال